SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 21, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirteen minutes past four in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولاتقف ما لیس لک بہ علم ○ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک
کان عنہ مسئولاً ○ ولا تمش فی الارض مرحاً انک لن تخرق الارض
و لن تبلغ الجبال طولاً ○ کل ذٰلک کان سیئہ عند ربک مکروھاً ○

(الاسراء ۳۶ - ۳۹)

ترجمہ: اور دیکھو جس بات کا تمہیں علم نہیں، اس کے پیچھے نہ پڑو، اپنی حد کے اندر رہو یاد رکھو، کان، آنکھ، عقل، ان سب کے بارے میں باز پرس ہونے والی ہے، اور زمین پر اکڑ کے نہ چلو، یقیناً تم زمین میں شگاف نہیں ڈال سکتے اور نہ پہاڑوں کی لمبان تک پہنچ سکتے ہو ان ساری باتوں کا یہ حال ہے کہ ان کی برائی تمہارے پروردگار کے نزدیک بڑی ہی ناپسندیدہ ہے۔

(و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 21, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirteen minutes past four in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولاتقف ما لیس لک به علم O ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک

کان عنه مسئولاً O ولا تمش فی الارض مرحاً انک لن تخرق الارض

و لن تبلغ الجبال طولاً O کل ذٰلک کان سیئه عند ربک مکروهاً O

(الاسراء . ۳۶ - ۳۸)

ترجمہ: اور دیکھو جس بات کا تمہیں علم نہیں، اس کے پیچھے نہ پڑو، اپنی حد کے اندر رہو یاد رکھو، کان، آنکھ، عقل، ان سب کے بارے میں باز پرس ہونے والی ہے، اور زمین پر اکڑ کے نہ چلو، یقیناً تم زمین میں شگاف نہیں ڈال سکتے اور نہ پہاڑوں کی لمبان تک پہنچ سکتے ہو ان ساری باتوں کا یہ حال ہے کہ ان کی برائی تمہارے پروردگار کے نزدیک بڑی ہی ناپسندیدہ ہے۔

(و آخرو دعوانا ان الحمدُ للہ رب العالمین)

جناب ڈپٹی چیئرمین -جزاک اللہ ۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

In pursuance of Sub Rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, Mr Wasim Sajjad, Chairman Senate, has nominated the following members in order of precedence to form a penal of presiding officers for the 61st session of the Senate of Pakistan:-

1. Makhdoom Syed Hamid Raza.
2. Mr. Saifullah Khan Piracha.
3. Mr. Safdar Ali. Thank you.

جی جناب گچکی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گچکی -جناب والا اگر وقت آپ دیکھیں تو اجلاس کا وقت تین بجے تھا۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی -جناب سید اقبال حیدر سینیٹر کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہے ۔ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

FATEHA

جناب ڈپٹی چیئرمین -ہاں - جی حافظ صاحب فاتحہ پڑھائی جائے ۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین -جی جناب گچکی صاحب ۔

POINTS OF ORDER

جناب منظور احمد گچکی -جناب والا یہ اجلاس جو بلایا گیا ہے تین بجے اور اس وقت اگر آپ گھڑی دیکھیں تو سوا چار بجے ہیں ۔ ہم تو حیران ہیں کہ ہمیں کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے یہاں پر کہ ڈیڑھ گھنٹہ ہم یہاں بیٹھیں رہیں اور پتہ یہ چلا کہ نیشنل اسمبلی

چل رہی ہے اور اس کی وجہ سے تو ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ گورنمنٹ بنچز سے سینیئر حضرات تو موجود ہونے چاہییں۔ اگر وزرا، کی کمی سہی تو دو چار وزرا، وہاں سے یہاں بھیج دیتے۔ یہ ڈیڑھ گھنٹے کی تاخیر ہو ہے وہ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ میرے خیال میں لوگوں کو اس بات کی شکایت ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔رضا ربانی صاحب ذرا اس کا مختصر سا جواب دے دیں۔

میاں رضا ربانی۔جناب چیئرمین اس میں چیئر کی طرف سے کوئی غلطی یا کوتاہی نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ویسے بھی نارمل حالانکہ پریکٹس درست نہیں ہے۔ لیکن ویسے بھی نارمل اجلاس جو ہے وہ بیس یا تیس منٹ تاخیر سے ہی شروع ہوتا ہے۔ تو اس لحاظ سے تو ایک گھنٹہ ہی اور جیسے یہ تھا کہ نیشنل اسمبلی چل رہی تھی۔ میں بالکل یہاں پر موجود ہوتا۔ لیکن ایک بل وہاں پر pilot میں نے کیا تھا اور وہ بل under passage تھا۔ فائنل ریڈنگ اس کی چل رہی تھی۔ تو اس لئے میں وہاں سے یہاں پر نہیں پہنچ سکا۔ اس سے اگر ممبران کو کچھ inconvenience cause ہوا ہے تو I apologise for that۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ہمیں وقت کی پابندی کرنی چاہیے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ہاؤس کو اتنا بڑا اعزاز حاصل ہے۔ تو ہمیں وقت کی پابندی کرنی چاہیے۔ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین! میں دراصل آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اتنی غلط روایت پڑ گئی ہے اور اسے justify ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ ماضی میں اتنے منٹ تاخیر سے شروع ہوا۔ اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تین بجے کا وقت ویسے بھی ذرا نامناسب تھا۔ اور ماضی میں یہ اچھا رہا ہے کہ عصر کی نماز کے بعد شروع کیا ہے اور پھر آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک چلایا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔بے شک۔ بجاہے۔ انشاء اللہ آئندہ کوشش کی جائے گی کہ ہم آئندہ وقت پر ہی ملیں اور وقت پر ہی اجلاس طلب کیا جائے اور وقت کی پابندی کریں۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔جناب چیئرمین! آج کراچی میں ایم کیو ایم کی طرف سے ہڑتال

ہے ۔ اور اس کی بنیاد یہ بات ہے کہ ہماری دو خواتین کو کئی کئی مہینے میں حراست میں رکھا گیا ہے اور حکومت کی طرف سے نہیں بتایا جاتا کہ وہ کہاں ہیں ۔ میری مراد محترمہ نیس فاطمہ اور محترمہ شازیہ فاروق سے ہے محترمہ شازیہ فاروق تو آٹھ ماہ کی حاملہ ہیں ۔ اور اب تک حکومت کی طرف سے نہیں بتایا گیا کہ آخر ان دونوں کو کہاں رکھا گیا ہے اور کس جرم میں ان کو رکھا گیا ہے ۔ کسی کورٹ میں ان کو کیوں نہیں پیش کیا جاتا ۔ میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا -----

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کی توجہ ---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔وہ تو کہہ چکے ----

جناب آفتاب احمد شیخ۔نہیں دوسری بات ہے ۔ اس کے علاوہ بات کروں گا ۔ بات یہ ہے کہ جناب چیئرمین ! یہ دو مثالیں آپ کے سامنے بیان کی گئیں ۔ یہ دو ان خواتین کی مثالیں آپ کے سامنے پیش کی گئیں جو---

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب بیرسٹر صاحب on a point of order

Syed Masood Kausar: It s not a point of order Sir

Deputy Chairman : Its my ....

تشریف رکھیں جی ۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا میں -------

جناب ڈپٹی چیئرمین ، بیرسٹر صاحب مہربانی کرکے بیٹھیں

I give you the floor, Sir I agree with ~~you~~ please.

جناب آفتاب احمد شیخ ، جناب چیئرمین جو بات اشتیاق اظہر صاحب نے کی وہ یہ تھی کہ دو خواتین کا پتہ نہیں ہے جس میں ایک محترمہ نیس فاطمہ اور دوسری محترمہ شازیہ ان کا پتہ نہیں ۔ ان کے whereabout کا پتہ نہیں کہ کہاں ہیں ۔ یہ کسی جیل میں ہیں اغواء کر لی گئی ہیں مار ڈالی گئیں ان کا کوئی پتہ نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ دو اور خواتین کے ساتھ زیادتی ہوئی جن کے نام ----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: بیرسٹر صاحب آپ تھوڑا سا تحمل فرمائیے۔ ہماری یہ روایتیں بھی رہی ہیں ۔ کوئی ایسی بات نہیں تشریف رکھیں ۔ ابھی میں آپ کو موقعہ دیتا ہوں مہربانی کرکے بیرسٹر صاحب تشریف رکھیں ختم کیجئے اپنی بات کو جی ---

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بار بار مجھے interrupt کر رہے ہیں اس طرف سے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں ان کا حق ہے مداخلت کرنا آپ بات کیجئے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: آپ نے جب ایک دفعہ مجھے فلور دے دیا ہے تو میری عرض ہے جناب کہ ایک بالکل glaring case ہے ایک کارکن کا جس کا نام ہے انیس قائم خانی اس کارکن کو نہ اس کے رشتہ داروں سے ملنے دیا جا رہا ہے ۔ نہ وکلاء کی مدد حاصل ہے اس کو وکلاء کوشش کر رہے ہیں ---

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر آپ اس کو باقاعدہ طور پر move کریں تو میں سمجھتا ہوں بہتر رہے گا۔ہمارا اجلاس چل رہا ہے آپ پیش کیجئے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میں آپ سے عرض کروں یہ کوئی طریقہ ہے کہ---

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے کہہ دیا ہے ان کو جی کہ اس کو باقاعدہ move کریں۔ ہو گئی بات ۔ تسلیم کرلی آپ نے بات I have directed him that the learned Senator the Honourable Senator آپ تشریف رکھیں جی ٹھیک بات کرنے دیں ۔ ہوگئی بات آپ اس کو move کریں ہم کل اس کو لے آئیں گے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : میں آپ کو حوالہ دے رہا ہوں آئین کی دفعہ 10 کا جس میں ہر شہری کو یہ حق پہنچتا ہے جناب والا اپنی خواہش کے مطابق کہ اس کو وکلاء کی امداد ملے یہ human rights کی خلاف ورزی ہے ---

جناب ڈپٹی چیئرمین : ہو گئی بات جی تشریف رکھیں جی ۔ آپ کی بات ہو چکی

آپ نے بات کہہ دی اشتیاق اظہر صاحب نے بات کی آپ نے ان کے ساتھ۔فرمایا میری عرض سنیں۔ ہو گئی بات۔ میں نے گزارش یہ کی کہ اس کو باقاعدہ آپ move کریں اس پر سیر حاصل بحث کی جانے گی بات ختم ہو گئی ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب آپ بات کرنے نہیں دے رہے ہیں نہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں جی جناب سردار بشیر احمد ترین صاحب بیرسٹر صاحب کو ذرا بات کرنے دیں جی بیرسٹر صاحب ۔

سید مسعود کوثر: میں معزز اراکین کا بے حد احترام کرتا ہوں۔ جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا اس ہاؤس کو چلانے کے لئے اس کتاب کو دیکھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہو گئی بات۔ یہ میرے پاس بھی کتاب پڑی ہوئی ہے ۔

سید مسعود کوثر: آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے آپ پڑھیں تو پتہ چل جائے گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تشریف رکھیں جناب تشریف رکھیں جی جناب سردار بشیر احمد خان ترین صاحب۔

سردار بشیر احمد خان ترین: جناب چیئرمین صاحب ! یہاں ایک کمیٹی بنی تھی ۱۷ اگست کو۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کس چیز کی بنی تھی۔۔

سردار بشیر احمد خان ترین: ڈیرہ بگٹی کے لئے۔ کہ یہ کمیٹی وہاں جائے گی اور دورہ کرکے آئے گی اور اس ہاؤس میں وہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ آج تک اس کمیٹی کے متعلق ہمیں مزید کچھ معلوم نہیں ہے۔لیکن وہاں جب ہم دیکھتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ تو ہماری بات بنتی ہے۔جناب چیئرمین صاحب! اس کے متعلق ہمیں فورا بتایا جائے کہ اس کمیٹی کا کیا بنا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کمیٹی کے چیئرمین خلیل الرحمان صاحب ہیں۔ مسعود کوثر صاحب تشریف رکھیں۔ برائے کرم تشریف رکھیں۔

سید مسعود کوثر: صرف اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں اس کمیٹی کا ممبر

ہوں۔ مجھے حق پہنچتا ہے کہ اس کے بارے میں جب بات کی جائے میں آپ کے نوٹس میں وہ لاؤں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایک منٹ اس کی بات تو ختم کریں۔

سردار بشیر احمد خان ترین : جناب میں بلوچستان کا بات کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب میں عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ آپ ہمیں ایک great human rights violation کا مسئلہ اٹھانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں، اس لئے ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔

سردار بشیر احمد خان ترین : کمیٹی کے بارے میں ہمیں نہیں بتایا جا رہا ۔۔۔ لہذا ہم بھی اس معاملے پر واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اس دوران اپوزیشن کی پارٹیوں نے واک آوٹ کیا)

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا، میں اس پر حیران ہوں کہ یہ human rights کی violation کی بات تو کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو arrest کیا جائے یا پولیس تھانے میں رکھا جائے لیکن کبھی کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ اس سے بڑی human rights کی violation کیا ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے واک آوٹ بھی کر دیا۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کراچی میں ہمارے لوگوں کو قتل کیا گیا اور ان کے شواہد موجود ہیں کہ ان کا تعلق MQM سے تھا۔ ہم بھی اس مسئلے کو move کریں گے کہ کراچی میں MQM وہاں کے لوگوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ ہم بھی اس کو move کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل درست ہے۔ move کر لیں۔ میں ایک عرض کر دوں۔ میاں صاحب اور سید خورشید شاہ صاحب اور ملک قاسم صاحب آپ سے استدعا ہے۔

میاں رضا ربانی : جناب ! میری بھی ایک عرض سن لیں۔ میں بالکل جاؤں گا لیکن شیخ صاحب کی طرف سے زیادتی ہے۔ انہوں نے خود یہ بات کہی پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر کہ human

rights کی violation raise کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس پر میں نے رولنگ دے دی ہے۔

میاں رضا ربانی، جناب ! آپ نے رولنگ دے دی ہے - میں عرض کر رہا ہوں کہ مہربانی سے رول ۲۱۶ دیکھ لیں۔

"216. (1) A point of order shall relate to the interpretation or enforcement of these rules or such Articles as regulate the business of the Senate and shall raise a question which is within the cognizance of the Chairman.

(2) A point of order may be raised in relation to the business before the Senate at the moment:

Provided that the Chairman may permit a member to raise a point of order during the interval between the termination of one item of business and the commencement of another item of business if it relates to maintenance of order in, or arrangement of business before, the House."

So, a point of order is essentially a point dealing with the transaction of business in the House, the interpretation of the rules, or of the Constitution it cannot be used for raising issues which are not related. Human rights question is not a related question and I make the statement on behalf of the treasury that if he moves under the rules, if he wants a debate on any issue we will not run away from that debate I am prepared to fix a time for that debate but let him move under the relevant rule.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب مسعود کوثر صاحب ! آپ سے عرض ہے کہ آپ بھی تشریف لے جائیں تو ذرا بہتر رہے گا کیونکہ آپ نے ہی ان کو ناراض کیا ہے۔جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ! میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ

مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کچھ عرصہ سے پاکستان کی حکومت یہ پروپیگنڈہ کر رہی ہے کہ پاکستان پہلے بہت ہی اکیلا تھا اور موجودہ حکومت نے اسے عالمی بارات میں شامل کر دیا ہے۔ لیکن اس وقت صورتحال یہ ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان جو بگڑتی ہوئی صورتحال ہے، جو ابتر حالات ہیں اور خصوصاً اس لئے پریشان کن ہیں کہ تقریباً گیارہ سال سے زائد افغانستان کے جہاد میں پاکستان کے عوام نے، پاکستان نے عملاً حصہ لیا اور کشمیر کا مسئلہ بھی اس وقت ہمارے لئے ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس صورت حال میں جو ہمارے دوست تھے ایران، چین اور اب افغانستان یہ ایک ایک کر کے ہم سے نہ صرف کٹتے جا رہے ہیں بلکہ بھارت کے ساتھ ان کی قربت اور دوستی بڑھتی جا رہی ہے۔ تازہ ترین صورت حال میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ حافظ صاحب پوائنٹ آف آرڈر کیا بنا

حافظ حسین احمد۔ جناب میں نے move کر دیا ہے۔ میری بات تو سنیں اللہ کے بندے ہم نے خدا کہا تو آپ نے کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اللہ کے بندے میں نے باقاعدہ تحریک التواء move کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ان کی آپ سے یہ گزارش ہے آپ ان کی بات سنیں۔ جی۔

حافظ حسین احمد۔ میری گزارش یہ ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ ہم صرف معمولی مسائل کے بارے میں پارلیمنٹ میں بحث کریں۔ آج صدر ربانی نے اپنے اہل خانہ کو پشاور سے واپس منگوا لیا ہے۔ آپ کے سفیر کی کابل میں پٹائی ہوتی ہے۔ جناب یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Please, please

حافظ حسین احمد۔ جناب آپ میری بات پوری ہونے دیں۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ جناب میری بات پوری سنیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ پاکستان کے سفیر کی سفارت خانے کے اندر کابل میں پٹائی ہوتی ہے۔ وزارت خارجہ افغانستان کو دی گئی سہولتیں واپس لیتا ہے۔ بھارتی افواج کی افغانستان میں موجودگی کی خبریں آرہی ہیں۔ اس صورت حال میں ہم سمجھتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے تو ہم کن مسائل پر بات کریں جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ

کشمیر میں نبرد آزما ہیں بھارت کے ساتھ آپ کے تعلقات خراب ہیں۔ ایران سے خراب ہو چکے ہیں۔ چین کا آپ پر اعتماد نہیں ہے۔ افغانستان سے آپ نے جھگڑا مول لیا ہے۔ وسطی ایشیاء کے ممالک میں بھارتی روابط بڑھ رہے ہیں۔ Middle East کے روابط بھارت سے بڑھ رہے ہیں۔ اگر ہم پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتے ہیں کوئی relevant بات کی جاتی ہے۔ افغانستان کے حوالے سے یا پاکستان کی سالمیت کے حوالے سے اس میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ rule کے خلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں میں نے تحریک التواء دی ہے۔ اس میں ہونا یہ چاہئیے کہ تمام دوسرے جو business ہیں ان کو روک کر ملتوی رکھا جائے اور suspend کیا جائے۔ اور صرف اس مسئلے کو لیا جائے۔ اگر ایسی بات نہیں ہے تو بیٹھیں ملک قاسم صاحب، حکومت کی جانب سے کم از کم کوئی statement آنی چاہئیے۔ لوگ پریشان ہیں جناب اس مسئلے پر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تحریک التواء ابھی آئی ہے۔ انشاء اللہ اپنے نمبر پر کل پرسوں آجائے گی۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب میں نے گزارش کی ہے کل جمعہ ہے، ہفتہ، اتوار تک ------ ہم اس کا حق رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یقیناً رکھتے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ہوں اس سلسلے میں۔

حافظ حسین احمد۔ پارلیمنٹ میں ان سے ہم پوچھیں کہ افغانستان کی موجودہ صورتحال کے متعلق ان کی کیا پالیسی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے انشاء اللہ۔

حافظ حسین احمد۔ اس بارے میں کوئی بیان تو دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انشاء اللہ ضرور دیں گے اس پر۔ ٹھیک ہے جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ موضوعات کا سلسلہ چل ہی رہا ہے تو میں بھی آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ اخبارات کے اندر یہ آیا ہے U. N General Assembly کا جو session جناب آئندہ شروع ہو رہا ہے۔ اس کے ایجنڈے پر مسئلہ کشمیر موجود نہیں ہے۔ یہ بہت ہی

serious بات ہے - میں چاہوں گا کہ ملک قاسم صاحب یا ربانی صاحب اس معاملے میں مدد کریں-

(اس مرحلے پر اذان عصر ہوئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین- میرے خیال میں دس منٹ کے لئے adjourn کریں-

The House will meet again after ten minute.

(The House was then adjuouned for prayer break) .

(The House reassembled after the break)

جناب ڈپٹی چیئرمین- میاں رضا ربانی صاحب میرا خیال ہے Question Hour شروع کردیں؛

میاں رضار ربانی- بالکل، سب لوگ آ جائیں

QUESTION AND ANSWERS

Mr. Deputy Chairman: Shall we proceede to the questions? Please Mian Sahib.

Mian Raza Rabbani: Sir, Minister concerned Syed Khurshid Shah, was here, he is the Minister in-charge and I think he has requested the members whose questions are appearing today for education that he had some other important meeting for which he had to go. So, I think he has asked them if it could be deferred till the next rota day.

Mr. Deputy Chairman: Let this side come. I shall ask them

Mian Raza Rabbani: Yes Sir. And the other thing about which I wanted to make a submission was that as far as questions of Communications are concerned, Dr. Sher. Afgan is the Minister In-charge and Dr. Sahib is very much in the building but there was a committee of the House of the National Assembly which has been constituted yesterday in question with the breach of

privilege of Syed Iftikhar Hussain Gilani, and I think that he is chairing that meeting. If those questions could be taken up towards the end of the Question Hour, he would be here by that time.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بھنڈر صاحب، آپ کو وزیر صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I think, only the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs would be left otherwise, there are three Ministers who have to attend their questions today.

Mr. Deputy Chairman: Anyhow, let us start it you see, Mian Sahib would be able to answer the questions of Syed Khurshid Shah?

Mian Raza Rabbani: Sir, no I don't even have the file.

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا، میں عرض کروں گا کہ جو وزیر صاحبان موجود ہیں ان کے سوال پہلے لے لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مطلب ہے کہ سوال پہلے لے آئیں اور پھر سوال defer کرتے جائیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ جی ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ سوالنمبر ا

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ابھی آپ نہیں تھے یہاں پر حکومتی بنچوں کی جانب سے کہا گیا کہ وزیر متعلقہ جنہوں نے جواب دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوالات موخر کر دیئے جائیں۔اور پھر بعد میں جب وہ آئیں گے تو لے لیے جائیں گے۔ یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ٹھیک ہے جناب۔ سوالنمبر 2۔

Mr. Deputy Chairman: Deferred till the arrival of the Minister concerned. Dr. Muhammad Rehan

Dr. Muhammad Rehan: Question No.3 Sir.

Mr. Deputy Chairman: Again deferred till the arrival of the Minister concerned. Syed Muhammad Fazal Agha Sahib.

Syed Muhammad Fazal Agha: Question No.4.

Mr. Deuty Chairman: Syed Muhammad Fazal Agha Sahib, question No.5.

Syed Muhammad Fazal Agha:Question No.5.

Mr. Deputy Chairman: This is regarding education, this is also deferred. Next quetion No.6. Again deferred. Next question No.7.

7. * Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Humnand Rights Cell has been working in the Prime Minister's Secretariat; and

(b) whether it is also a fact that the government has established a new Ministry of Human Rights, if so, its reasons.

Reply placed on the Table of the House.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the reply to this answer is that reply which is placed on the table. Will the honourable Minister enlighten us about the reply, what is the reply, so that we may ask supplementary questions, if we so like.

جناب ڈپٹی چیئرمین- سوال کا جواب آ چکا ہے - یہ بالکل آخر میں ہے And it has been tabled تو اس میں دونوں اجزاء کا جواب 'no' میں ہے - یہ سوال الیاس بلور صاحب کا

تھا۔ اس پہ کوئی ضمنی سوال

Mr. Sartaj Aziz: In its para 'b' they have said that it is a fact that it has been established, no. Is there a proposal to establish a ministry?

Mian Raza Rabbani: Sir, yes. It is being considered. There is a Cabinet Committee which has been formed, which is looking into this proposal.

Mr. Sartaj Aziz: Will the Parliament be taken into account before the proposal is finalised?

Mian Raza Rabbani: Sir, the procedure which is normally followed for the creation of a Division or a new Ministry will be followed to the letter and spirit.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Now next question is Prof. Khurshid Ahmed - No. 8.

پروفیسر خورشید احمد۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں بلکہ انہوں نے خود مجھ سے یہ بات کہی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس کو وہ اگلے rota day پر لیں تا کہ وہ پوری معلومات لا سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ سے پہلے بھی یہاں یہ بات ہو چکی ہے۔ دونوں سوالات آپ کے 8 اور 9 ڈیفر کئے جاتے ہیں۔ اب آگے سوال نمبر 10۔

Again deferred.

سرتاج عزیز صاحب کا تھا یہ۔ سوال نمبر 11۔ منظور احمد گچکی صاحب۔

11. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the total number of appointments made in the Ministry and its attached departments/corporations in various grades since January, 1994 with Province-wise break-up?

Minister for Loveal Government and Rural Development: The

folowing appointments have been made in the 'Main Ministry' and its attached departments since January 1994.

Main Ministry 2

Attached Departments

(i) National Centre for Rural Development (NCRD) Islamabad. 4

(ii) Municipal Training & Research Institute(MTRI) Karachi. 3

Federal Rural Developoment Engineering Cell (FRDEC)

People's Programme

(i) Head Office, Islamabad 46

(ii) Regional Office/DSABs, Punjab 376

(iii) Regional Office/DSABs, Sindh 248

(iv) REgional Office/DSABs, NWFP 210

(v) Province-wise and grade-wise break-up is shown at Annex-A.

ANNEX-'A'

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF APPOINTMENTS MADE SINCE JANUARY 1994, GRADEWISE PROVINCE-WISE IN RESPECT OF THE MINISTRY OF LOCAL GOVT. & RURAL DEVELOPMENT AND ITS ATTACHED DEPARTMENTS.

	Grade	No. of Post	Province
Main Ministry			
	17	1	Punjab
	16	1	-do-
Attached Departments			
i) National Centre for Rural Development(NCRD) Islamabad.			
	17	1	FATA
	9	1	NWFP
	7	1	Punjab
	1	1	AJK

Grade	No. of po[illegible]	Province

ii) Municipal Training & Research Institute(MTRI) Karachi.

15	1	Merit
5	1	Sindh(R)
1	1	Local

Federal Rural Development Engineering Cell (FRDEC) Islamabad.

2	1	Punjab

People's Programme.

i) Head Office Islamabad.

		Sindh Punjab
18	1	Punjab
17	1	Punjab
16	1	Punjab-4
15	2	NWFP-1
12	8	Islamabad-2 N.Areas-1 Punjab-1 NWFP-1
11	2	
7	3	Sindh-1 Punjab-1 Islamabad-1
5	6	Islamabad-4 Sindh-1 NWFP-1
4	6	Islamabad-1 NWFP-2 Punjab-3
[illegible]	16	Punjab-13 Sindh-2 AJK-1

Regional Office/DC(De), Punjab.

19	1	Punjab
18	4	-do-
17	39	-do-
15	3	-do-

Grade	No. of Post	Province
Regional Office/DGARs, Sindh.		
17	29	Sindh
16	2	-do-
15	13	-do-
12	3	-do-
11	23	-do-
5	50	-do-
4	52	-do-
1	76	-do-
Regional Office/DSADs, NWFP		
18	2	NWFP
17	24	-do-
15	3	-do-
12	23	-do-
11	23	-do-
7	1	-do-
5	47	-do-
4		-do-
1	50	-do-
Regional Office/DSAWS, Baluchistan.		
17	3	Baluchistan
12	5	-do-
11	8	-do-
5	28	-do-
4	34	-do-
1	36	-do-

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1004 میں سے اب آپ لسٹ دیکھیں Annex-A اس میں آپ دیکھیں

Main Ministry, attached departments,

یہ پوری لسٹ دیکھیں ان میں کہیں بھی آپ کو بلوچستان نہیں نظر آئے گا۔ کسی جگہ بھی یعنی پوری منسٹری میں آپ کو سوائے ایک جگہ پر جہاں پہ پیپلز ورکس پروگرام ہے ریجنل آفس اس

کا اس کے علاوہ اس پوری منسٹری میں مجھے آپ ایک بلوچستان کا آدمی دکھا دیں ۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ یہ assurance دے گی کہ وہ ان دفاتر میں کب تک بلوچستان سے لوگوں کو بھرتی کریں گے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب وزیر قانون صاحب ۔

Mian Raza Rabbani: Thank you, Sir. Sir, I would like to first of all assure before going into the detail. I would first of all like to assure the honourable member that the government is very sensitive to the question of giving representation particularly to the smaller provinces and in particular to the province of Balochistan. As far as, the main Ministry and the other attached departments are concerned the figures of the officers that have been shown have essentially come in through transfers or have been in service for long and they have been transferred to these posts. These are not figures of officers who have been inducted in a period of one year or in a period of two years into new posts. These posts were there - these officers are serving - it is just by coincidence that no officer from Balochistan is here.

Mr. Deputy Chairman: Question was very simple Mian Sahib. یہ بتایا جائے کہ پہلے کے ہوں چاہے اب کے ہوں اس میں کوٹے کا مطابق بلوچستان کے لوگ کیوں نہیں ہیں ۔ اتنی سی بات ہے ۔ پہلی کی ہے تو ویسے ہے ہوتے رہے ہیں ۔

میاں رضا ربانی۔ نہیں میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں ناں کہ کوٹے کی مطابقت کی بات اس صورت میں آتی ہے کہ اگر یہ fresh appointments ہوں اور وہ fresh appointments کے اندر کوٹے کا خیال نہ رکھا گیا ہو لیکن اگر سورتحال یہ ہو کہ پوسٹیں پہلے سے created ہوں اور transfers کے ذریعے کہ ایک officer جو ہے وہ آج ایجوکیشن میں ہے اور اس کو ایجوکیشن سے transfer کر کے لوکل باڈیز میں لے آیا گیا ہے یا ایک آفیسر کو خزانہ سے لوکل باڈیز میں لایا گیا ہے یا لوکل باڈیز کا ایک آفیسر ہے اسے فنانس میں ٹرانسفر کر دیا گیا

ہے تو اس صورتحال کے اندر وہ کوٹہ transfers کے اندر is not taken into consideration

لیکن all over گورنمنٹ کی employment policy کے اندر

I can assure the honourable member through you that in the over all employment policy the quota of Balochistan is being looked after and will be looked after.

جناب منظور احمد گچکی۔ عرض یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ سوال خود یہ ہے کہ جنوری 94ء سے وزارت اور اس کے مختلف محکموں کارپوریشنوں میں مختلف گریڈز میں کل بھرتیاں کی گئیں۔ صوبہ وار تفصیل انھوں نے دی ہوئی ہے اور باقی بھی دیئے ہوئے ہیں۔ کرلیں کہ اگر یہ دوسرے محکموں سے لئے گئے ہیں تو پھر آپ نے بلوچستان کے دوسرے محکموں سے اس محکمے میں transfer کیوں نہیں کیا کیا آپ نے Provincial Governments سے یہ demand کیا کہ ہم کو اس محکمے کے لئے لوگ چاہیئں اور آپ provide ... simple سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میاں صاحب میں تھوڑا سا عرض کر دوں کہ یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ recruitment یعنی بھرتی کا ہے۔ ذرا سوال دیکھیں یہ بھرتی کا لفظ ہے کہ 1992 سے کتنی بھرتی کی گئی ہے تو یہ fresh appointments سے تعلق رکھتی ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ گزارش یہ ہے کہ منظور صاحب نے اپنے question میں پوچھا ہے کہ اس عرصے کے دوران لوکل گورنمنٹ اور رورل ڈویلپمنٹ کی منسٹری میں کتنی fresh appointments ہوئی ہیں اور جواب میں بھی یہ آیا ہے کہ اس عرصے میں لوکل اور رورل ڈویلپمنٹ کی منسٹری میں جو appointments ہوئیں ہیں ان کا annexure نیچے لگا ہوا ہے۔

It is not a question of postings and transfers from one department to another department. It is straight away question of fresh appointments

اور وہ انفارمیشن مانگی گئی ہے اور یہ دی گئی ہے اور چونکہ رضا ربانی صاحب کو منسٹری والوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ آپ یوں کر کے جواب دیں اور انہوں نے شاید خود ... نہیں ... ہے۔ یہ تو بہت eminent وکیل ہیں اور خود انگریزی کو ہم سے بہت بہتر سمجھ سکتے ہیں اور یہ بڑا clear ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس میں اس قسم کے سوال اور جواب جب خود موجود ہیں تو پھر

ہاؤس کو mislead کرنے کی بات ہو جاتی ہے۔ یہاں پہ fresh appointments کی بات ہو رہی ہے اور رضا ربانی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ transfer and postings کی باتیں ہیں۔ ۔ ۔ یہ بتایا جائے کہ بلوچستان کو کیوں ہمیشہ نظر انداز کیا ۔ ۔ ۔ ہے اس لسٹ میں بھی بلو ۔ ۔ ۔ انداز کیا ہے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ پچھلے چوبیس مہینوں سے گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں ہمیشہ تسلی دی جاتی ہے کہ آئندہ آپ کے کوٹے کا خیال رکھا جائے گا اور بلوچستان کو adjust کیا جائے گا۔ جناب آج بھی بدقسمتی سے آپ دیکھ لیں کہ بات وہی بنتی ہے کہ بلوچستان کا ایک بھی آدمی اس میں نہیں ہے اس میں ذرا یہ بتائیں کہ ان کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ جو چوبیس مہینوں سے زبانی چلی آ رہی ہیں اس پر عملی عمل کب کریں گے۔

جناب رضا ربانی۔ جناب میں پھر مودبانہ عرض کروں گا کہ ہاؤس کو mislead کرنے کی کوئی قطعی کوشش نہیں کی جا رہی بلکہ دوسری سائیڈ سے کچھ mislead کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کوئسچن آپ پڑھ لیں

there is nowhere the word 'fresh'. This is the appointments, now appointments could be either way. It is a question of interpretation, this is about the appointments made.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اپوائنٹمنٹ ۔ ۔ ۔ مطلب ہے بھرتی اور بھ ۔ ۔ ۔ کا ۔ ۔ ۔ ب ہے فریش بھرتی۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ یہ ہمیں پتہ ہے کہ ٹرانسفر ہو گئے ہیں وہاں سے یا ان کی پروموشن ہو گئی ہے یا appointment ہو گئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ بلوچستان سے نہیں ہیں۔ اب 1004 appointments میں سے صرف 114 بلوچستان سے ہیں اور وہ بھی بلوچستان کا جو development programme ہے اسی میں ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ جس طرح موجودہ حکومت کے بقول ان کے یہ پالیسی ہے کہ بلوچستان کو اس کے کوٹے کے علاوہ پچھلے جو ان کو نہیں ملے اس کو دیا جائے گا یہ ان کی commitment ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ گزرے ہوئے ہمیں نہیں نہ ملیں۔ آپ ہمیں یہ assurance دیں کہ اس کوٹے کو جو 3.5 ہے یا جو بھی ہے اس کو آپ کتنے مہینوں میں یا کتنے دنوں میں

بلوچستان کے اس right کو دے دیں گے۔ یہ simple سا question ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب بالکل، میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ dead line دینے کے بھی چھ مہینے یا جیسے جیسے vacancy آنے کی میں نے پہلے بھی عرض کیا میں ابھی بھی on the floor of the House گورنمنٹ کی طرف سے یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو quota requirements ہیں وہ بالکل meet کئیے جائیں گے۔

جناب منظور احمد گچکی: نہیں نہیں جناب اس کا طریقہ کار کوئی ہے ناں جی۔ طریقہ کار اس کا یہ ہے کہ اب جتنے بھی appointments ہوں گے اس ڈیپارٹمنٹ میں باقی صوبوں کے appointments کو روک دیا جائے اور جب تک بلوچستان کا کوٹہ پورا نہ ہو۔ اس وقت تک کسی اور صوبے سے نہ لیا جائے۔ یہ assurance ہمیں دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی۔ آپ نے سوال سنا ناں جی ان کا۔ کہ اب جو vacancies نکلیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ......

میاں رضا ربانی: جناب گچکی صاحب نے ابھی خود اپنے آپ کو تھوڑا سا contradict کیا۔ انہوں نے پہلے یہ کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ماضی میں جو ہوتا رہا ہے اس کی بات نہ کریں۔ perspective بات کریں کہ آگے جو ہے اس کی assurance دیں کہ جو back log ہے اس کو پورا کیا جائے۔ میرے مطابق there is no back log as far as the over all employment policy of the Federal Government is concerned

جناب ڈپٹی چیئرمین: سپلیمنٹری جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میں وزیر کی توجہ page 11 کی طرف دلاؤں گا۔ page 11 میں top پر province کے نیچے سندھ اور سندھ میں vacancies کی تعداد ہے 29. 2.13. 76. 52. 50. 23 میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے اس میں اربن اور رورل کوٹہ الگ الگ کیوں نہیں دکھایا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب میاں صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, that was not asked in the question.

جناب آفتاب احمد شیخ: page 9 پہ درج ہیں دکھایا ہے انہوں نے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: رورل اربن ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب بات یہ ہے کہ کیونکہ سندھ میں تقسیم سے اربن اور رورل کی اور posts بھی اسی طرح تقسیم کرتے ہیں۔ تو یہ بار بار اس طرف سے آپ سے عرض کرتے ہیں کہ آپ کم سے کم distinction بتادیں کہ کتنا اربن ایریا کا ہے اور کتنا رورل ایریا کا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کی تفصیل آپ بعد میں بتا دینا۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I will find that out and tell you later.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب last supplementary آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: جناب [illegible] وزیر موصوف صاحب نے [illegible] میں appointment کو fresh appointment کی definition پہ stick کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ انہوں نے اس بات کو آگے پھیلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب سے یہ آئے ہیں انہوں نے بلوچستان کے کوٹے کو strictly observe کیا ہے۔ اور یہ ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ یہ کوٹہ observe ہوا ہے اور اگر یہی بات ہے تو کیا وزیر صاحب ہمیں جتنی fresh appointments ہوئی ہیں اس کے لئے یقین دہانی کراتے ہیں کہ بلوچستان کی Federal level پہ جتنی بھی appointments ہوئیں ہیں اس میں بلوچستان کے کوٹے کو as for the prescribed percentage observe کیا ہے یا نہیں۔

میاں رضا ربانی: جناب میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ گورنمنٹ جو ہے وہ تمام criteria کو which have been laid down for fresh appointments, whether it is quota, whether it is merit, whether it is the procedure, all of the requirements are being met.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

سید محمد فضل آغا: ناں ناں بات نہیں بنی جناب۔ بات یہ ہے کہ بلوچستان کے

کوٹہ کو تمام formalities کو observe کرنے کے باوجود observe کیا گیا ہے یا نہیں بات یہ ہے۔ کوٹہ observe ہوا ہے یا نہیں مجھے specific جواب دے دیں۔ تمام formalities کے بعد بھی۔ پچھلے 24 میں میں جتنی بھی بھرتی ہوئی ہیں۔

میاں رضا ربانی: کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جواب یہ ہے کہ کیا جا رہا ہے۔ جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا page 9 پہ پیپلز پروگرام میں تقریباً ایک ہزار کے قریب آدمیوں کی بھرتی دکھائی گئی ہے۔ جس میں ہیڈ آفس اسلام آباد ہے، پنجاب ہے، سندھ ہے، NWFP ہے، بلوچستان ہے، اور یہ 114، 210، 248، 3، 646۔ جناب والا! پیپلز پروگرام جو ہے اس کے لئے implementation کے لئے already انجنیئرز موجود ہیں۔ پاک پی ڈبلیو ڈی یا ڈسٹرکٹ کونسل وغیرہ موجود ہیں یا صوبائی حکومت کے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں۔ یہ جو ایک ہزار آدمی رکھا گیا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں فاضل وزیر قانون سے کہ یہ کس کام کے لئے رکھے گئے ہیں یہ آدمی ایک ہزار کے قریب؟ جبکہ آپ کی انجنیئر already صوبوں میں موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میاں صاحب یہ جو page 9 پہ ہے، یہ پیپلز پروگرام کے ہیڈ کے تحت جو ہیں اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ یہ کیوں رکھے گئے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Yes ... I have understood the question sir, in it the Social Action Boards have been created and along with that to see that the schemes are implemented in a more effective manner.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Boards are non-official bodies.

Mian. Raza Rabbani: This is just to supplement that and as I said Social Action Boards throughout have been created and these posts are alongwith the Social Action Boards that have been created for the implementation of these schemes. To oversee the implementation of these schemes which are being undertaken by the various agencies.

جناب ڈپٹی چیئرمین- جناب شفقت محمود صاحب- کیا آپ ضمنی سوال پوچھیں گے -

جناب شفقت محمود- کیا میں ضمنی سوال نہیں پوچھ سکتا

جناب ڈپٹی چیئرمین- نہیں- بات یہ ہے کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ یہ آخری ضمنی سوال ہوگا- بہرحال آپ پوچھ رہے ہیں تو پوچھ لیں - ٹھیک ہے تو پھر یہ last question ہوگا-

Mr. Shafqat Mahmood: May I ask the Minister that is it because with the Social Action Boards , office of the Project Director has also been created who is going to look after all the schemes that are being implemented by SAP and the Project Director's office naturally has various Stenographers, PAs, this that and the others. So, is that the reason why these posts have been created?

چوہدری محمد انور بھنڈر- جناب والا یہ تو سپلیمنٹری جواب ہے -

(مداخلت)

چوہدری محمد انور بھنڈر- میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سارے پیسے جو ہیں یہ سب اسمبلی پر ہی خرچ ہو جائیں گے

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ تشریف رکھیں - اگلا سوال- منظور احمد گچی صاحب -

ڈاکٹر محمد ریحان- جناب والا! وزیر صاحب آ گئے ہیں ، اس لئے پہلے والے سوالات لے جائیں -

Mr. Deputy Chairman: Let us revert , Question No. 1 , Dr Muhammad Rehan.

1. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which the VHF PCO in village Khujamad Laundi Dok Kotka Falak Sher , Tehsil and District Bannu , recommended by me in August/September, 1994 will installted?

Minister for Communications: The PCO will be installed on the availability of the required VHF equipment.

جناب ڈپٹی چیئرمین - ڈاکٹر صاحب، ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ will be installed on the availability of the required equipment. تو جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے اس VHF کے دینے کے بعد جن ممبران نے اپنے کوٹے VHF کے لئے دئے ہیں، وہ تو install کر دئے گئے ہیں لیکن میرے VHF کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کے لئے ہمارے پاس سامان نہیں ہے۔ تو یہ ہمارے ساتھ کیا مذاق ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب والا! 31 دسمبر 1995 سے پہلے یقیناً ان کا PCO لگ جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - تو کیا اس کے آلات آ گئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - بات یہ نہیں ہے۔ اصل میں جو حالات رہے ہیں، ان کے بارے میں، میں اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ 31 دسمبر سے پہلے یہ لگ جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - شکریہ۔

جناب شہزاد گل - جناب والا! میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر کا 31 دسمبر سے پہلے لگ جائے گا۔ اس سلسلے میں، میں عرض کرتا ہوں کہ میرے PCOs کے 12 towers install ہو چکے ہیں لیکن ان کے لئے equipment نہیں۔ تو کیا 31 دسمبر سے پہلے صرف ڈاکٹر صاحب والے کو equipment دیا جائے گا یا باقیوں کو بھی دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - میرے خیال میں سبھی کے بارے میں کہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - اگر ان کے PCOs کے لئے equipments ہوئے

تو یہ بھی لگ جائیں گے ۔ ہم ضرور کوشش کریں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ وہ بھی ہو جائیں گے ۔ آپ کے بھی ہو جائیں گے ۔

سید محمد جواد صاحب ۔ آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں

سید محمد جواد ہادی ۔ جناب چیئرمین ! میں بھی اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ گزشتہ سال جولائی 1994 میں ' میں نے بھی فارم جمع کروائے تھے لیکن ان کے بارے میں ابھی تک کچھ علم نہیں ہو سکا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ یعنی آپ کے بھی ہیں ۔ بہرحال ڈاکٹر صاحب نے ارشاد فرما دیا ہے کہ جو لگ سکتے ہیں وہ لگائیں گے ۔ جن کا سامان آ گیا ہے وہ ضرور لگ جائیں گے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا ! میں بھی یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو PCOs ہم نے recommend کئے تھے اور جو آج تک نہیں لگے ہیں ' کیا وہ بھی 31 دسمبر تک لگ جائیں گے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ صورت حال یہ ہے کہ جو feasible ہیں ' وہ یقیناً لگ جائیں گے ۔ بعض ایسے بھی ہیں جو feasible نہیں ہیں ' ان کا لگنا مشکل ہے ۔ اس سے آگے سوال نمبر ۲ آ رہا ہے ' اس دوران اس مسئلہ پر میں تفصیل سے گزارش کر دوں گا کہ ایسی چیزیں بھی ہیں ' ایسی شرائط ہیں جو پوری نہیں ہو رہی ہیں ' جو PCOs مقررہ شرائط پوری نہیں کر پاتے ' ان کا لگنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ یہ سب میں اگلے سوال میں بیان کروں گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ بجا ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سال سے ہم نے یہ فارم دئے ہیں لیکن ہمیں آج تک محکمہ نے نہیں بتایا ہے کہ یہ feasible ہیں یا نہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں کب بتائیں گے کہ یہ feasible ہیں یا نہیں ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ! ایک ماہ میں یا دو ماہ میں ان کے پاس یہ information آ جائے گی کہ یہ لگنے ہیں یا نہیں لگنے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ بات یہ ہے کہ وزیر صاحب یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ ایک

ڈیڑھ سال میں تمام چیزیں ٹھیک ہو کر مسلسل آپ تک اطلاع پہنچ جائے گی کہ وی ایچ ایف لگ سکتے ہیں یا نہیں لگ سکتے ۔ لگنے والے لگ جائیں گے اور جو feasible نہیں ہوں گے وہ نہیں لگیں گے۔ حافظ صاحب آپ سپلیمنٹری سوال کرنا چاہتے ہیں

حافظ حسین احمد ۔ جی میرا ضمنی سوال ہے۔ وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ پی سی اوز کے ٹاور لگنے کے بعد feasibilty پر غور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ No جب وہ feasible تھا تو ٹاور لگ گیا اس کے لئے instruments چاہیئے ہوں گے اور جو پہلے نہیں تھے اب گورنمنٹ آف پاکستان نے امپورٹ کر لیے ہیں ۔available ہو رہے ہیں انشاء اللہ وہ لگ جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹاور لگنے کے بعد لگ جائیں گے ۔ یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہ یقینی بات ہے جہاں ٹاور لگ جاتا ہے ۔ وہاں feasible ہے تو ٹاور لگایا گیا ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ شہزاد گل صاحب نے کہا کہ گیارہ پی سی اوز پر ٹاور لگے ہیں ۔ اگر اس میں کوئی feasible ہو گا تو لگے گا انہوں نے یہ کہا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں نہیں میں نے ایک اور بات کی ہے ۔ سوال نمبر ۲ پر اگر آپ تشریف لے آئیں تو وہاں پر میں explain کرنا چاہتا ہوں ۔ چونکہ وہ بھی ڈاکٹر ریحان صاحب کا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اگلا سوال ڈاکٹر ریحان صاحب سوال نمبر ۲ ۔

*2. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which VHF PCO recommended by me in the year 1994-95 for village Bio-Hussain Zai Kala Dhaka, Tehsil and District Mansehra, will be installed?

Minister for Communications: Installation of the PCO at the recommended site is not feasible as it does not meet the criteria fixed by

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سپلمنٹری پلیز۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا میرا سوال یہ ہے اور جو جواب دیا گیا ہے وہ بڑا vauge ہے۔ It is not feasible باقاعدہ جو criterion ہوتا ہے کہ اتنا فاصلہ کم ہے۔ آبادی کم ہے یا وہاں پر بجلی نہیں ہے۔ کوئی اس قسم کا specific جواب نہیں دیا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ابھی میں specific جواب دیتا ہوں یہ پی سی او نہیں لگے گا۔ کیونکہ وہاں پر electric current which is required commercial one is not available

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بجلی وہاں نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ فرماتے ہیں کہ وہاں بجلی چونکہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! جواب میں یہ کیوں نہیں بتایا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں بتا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تنصیب قابل عمل نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس لئے آئندہ جو بھی ہوگا، جہاں نہ ہوگا اس کے ساتھ یہ لکھا ہوگا کہ آبادی کم ہے۔ یا فاصلے کا مسئلہ ہے۔ Here it is not given but I am telling you electric current is not there

ڈاکٹر محمد ریحان۔ وہاں بیٹری آپ استعمال کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بیٹری پر بھی میں نے ان سے بات کی ہے۔ میں نے ان سے باقاعدہ کہا ہے کہ بیٹری کے مسئلے سے بھی بعض اوقات پی سی اوز کے مسئلے حل ہو سکتے ہیں لیکن اس کے اخراجات بہت زیادہ آتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ بیٹری کو وہ replace نہیں کرتے۔ یا ورکنگ نہیں کرتی۔ It goes out of order. He

ایک پی سی او بیری پر میں نے بھی لگوایا تھا وہ فنکشنل نہیں does not suit the people.

ہے ۔ وہ ایسے ہی کھڑا ہے کچھ عرصہ کے بعد اس کی بیٹری replacement مانگتی ہے ۔ Which

is not available with funds of the Government اور لوگ وہ کرتے نہیں ہیں تو اس طرح

ڈاکٹر ریحان بھائی بات آپ کی درست ہے۔ ... ہو سکتی ہے لیکن اس کے ... all ... اور

اس کا نتیجہ کچھ اچھا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ چاہتے ہیں کہ جہاں بجلی ہو تو وہاں لگے تاکہ عوام

کو فائدہ ہو سکے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ صحیح بات ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا ! میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ وہ مجھے

اس کا باقاعدہ جواب دے دیں۔ کیونکہ جس علاقے کے لئے میں نے دیا ہے ۔ ان کی میں تسلی کر

سکوں کہ یہ وہاں پر کیوں feasible نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یقیناً اس کے بارے میں میں اسی ہفتے میں آپ کو

reply دے دوں گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں ان کا مشکور ہوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ... کو لکھ کر بھیج دیجئے گا ۔ ... ڈاکٹر

محمد ریحان صاحب' سوال نمبر ۳

3 *. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install VHF PCO in village Malak Abad, Tehsil Shabqadar, District Charssada, if so when?

Minister for Communications: No.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سپلمنٹری ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ یہ سوال اس قسم کا نہیں تھا اس کے لئے میں نے sponsor کیا

تھا اور یہ سوال کچھ ایسے بنایا گیا ہے کہ whether there is any porposal under consideration of the Government گورنمنٹ کا نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اس کے لئے دیا تھا اور اس کو دو تین سال ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب والا! میں نے اس میں بات یہی پوچھی تھی یہ red ink میں میں نے لکھا ہوا ہے۔ دو ایم این ایز (no Senator) اس لئے یہ نہیں لگ سکا۔ یہ کوئی تجویز نہیں تھی یا تو ریکارڈ میں missing ہے۔ آپ نے دیئے ہیں کہیں اور پر چلا گیا ہو گا۔

It has not been porposed by any of the member or Senator, if you prepose and it is feasible then it will be given

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کسی نے propose نہیں کیا۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں پھر verify کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ آغا صاحب کا اگلا سوال ہے۔ سوال نمبر ۵۔

5. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the role of Government Shipping Office and Shipping Master in the engagement and discharge of seamen;

(b) the duties of Shipping Master, in case, the employer of a seaman refuses to discharge or engage him after the stipulated period; and

(c) the procedure to verify the genuinity of the signatures of Master and seaman on shipping office form No.8 and 17 in the Government Shipping office?

Minister for Communications: (a) Government Shipping Office which is headed by Shipping Master is function under Section 6 of Merchant Shipping Act 1923. The role of Shipping Master is defined under Section 8 of the said Act, copy of which is annexed.

(b) Under Section 49 of Merchant Shipping Act 1923 the Shipping Master has the powers to decide any such issue through arbitration with the consent of both parties.

(c) No such procedure is devised. However, originality of signatures of Master/Seaman is not doubted unless such complaint/objection is raised by any of the parties.

Annex-D

8. Business of Shipping Masters --- It Shall be the general business of shipping Msater ---

(i) to superintend and facilitate the engagement and discharge of seamen in manner in this Act provided;

(ii) to provide means for securing the presence on board at the proper times of the seamen who are so engaged;

(iii) to give to all persons desirous of apprenticing boys to the sea service and duly authorised so to do by the Apprentices Act, 1850, (XIX of 1850) and also to owners and masters of British ships requiring apprentices, such assistance as may be in their power for facilitating the making of such apprenticesships;

(iv) to perform such other duties relating to seamen, apprentices and merchant ships as are for the time being committed to them by or under this Act or the Merchant Shipping Acts.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سپلیمنٹری۔

سید محمد فضل آغا۔ یہ جو originality of signature ہے وہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر اس میں کوئی شک و شبہ ہے۔ تو پھر اس کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے کہ Shipping Master کے دستخط کی جو originality ہے۔ تو کیا ڈاکٹر صاحب یقین دلاتے ہیں کہ

اس بات کو اگر ہم چیلنج کریں تو پھر وہ ہمیں ثبوت تک پہنچائیں گے کہ ہاں اس کی orginality کو ascertain کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ یقین دہانی فرمائیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب والا! آپ کا خیال ہے، چونکہ جب conciliation ہوتی ہے تو وہ دونوں پارٹیز آمنے سامنے ہوتی ہیں اور ان کا جو Sea Master انچارج ہے۔ The Incharge Officer of that very shipping office تو اس کے سامنے یہ طے پاتا ہے کہ in the presence of both the parties and they put the signatures before him. اب اس میں اگر کوئی doubt ہو جائے تو That can be investigated. This office is under Federal Government which is controlled by the Sea Master.

Mr. Deputy Chairman: Question No. 10. Mr. Sartaj Aziz.

10. *Mr. Sartaj Aziz: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the original and latest cost estimate of the construction of Lahore-Islamabad Motor-way, both in Rupees and Foreign Exchange including the loan component;

(b) the original and the revised deadline for completing this project; and

(c) the rerasons for increase in the cost estimates and the delay in the completion of the project?

Minister for Communication:

(a) Original construction cost	= Rs. 23.462 bill.
Latest cost based on 4 lanes	= Rs. 20.5 bill.
Foreign Exchange (Daewoo's Loan)	= Rs. 8.5 bill.
(b) Original date of completion as per agreement.	= July, 95
Revised completion date.	= June, 96

(e) There is no increase in the cost of construction of motorway, whereas, some delay has occurred in completion of the project due to factors beyond the control like heavy rains and floods in 1992.

جناب سرتاج عزیز۔ اس پر انہوں نے جو cost estimate دیا ہے وہ صرف four lanes کا دیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ گورنمنٹ نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ چھ لین دوبارہ restore ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! بات ان کی درست ہے کہ ہم اسی کوشش میں ہیں کہ وہ ہو جائے۔ اب اس میں ایک چیز جو ہے۔ جو printed answer ہے اس میں کچھ errors ہیں اگر وہ سرتاج صاحب محسوس نہ کریں تو may I put the true figures اس میں کچھ fault ہے اس طریقے سے کہ misconceived ہے۔

original and latest costestimates of construction of Lahore - Islamabad Motor Way both in Rupee and foreign exchange including the loan, original construction cost.

اب یہاں لکھا ہوا ہے کہ 23.462 billion, whereas its original cost is 27.899 اب یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ جو لینڈ کاسٹ ہے جو پےمنٹ ہو چکی ہے، گورنمنٹ آف پاکستان نے دیا تھا ان کو علم ہے اس کاسٹ کو اس منصوبے کے ساتھ نہیں دکھایا گیا۔ اصل میں بنیادی منصوبہ جو تھا وہ 27.899 billion تھا۔ اب دوسری کاسٹ انہوں نے latest cost based on four lanes یہ اصل میں ہے 25.5 billion اور Foreign Exchange component 8.5 is a correct figure. اب جو یہ فرما رہے ہیں کہ 6 lanes کا منصوبہ restore ہو رہا ہے This is correct.

جناب سرتاج عزیز۔ تو اس کی کاسٹ کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ کاسٹ اس کی assess ہو رہی ہے اور high powered کمیٹی بنائی گئی ہے۔

Negotiations are going on with the DAEWOO and it will be told when it is decided. At this juncture before time I can not disclose the cost.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ضمنی سوال حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ڈاکٹر صاحب بیان فرمائیں گے کہ یہ جو موٹر وے کا منصوبہ ہے جس کے خلاف کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ یہ کس تاریخ کے کس وقت ملکی مفادات کے لئے اس کو بہتر تصور کیا گیا تھا؟ یعنی کب سے اسے ملکی مفاد کے لئے صحیح تصور کیا گیا ہے اس موجودہ حکومت نے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اصل میں بات یہ ہے کہ زمین acquire ہو چکی تھی۔ اربوں روپے خرچ ہو چکے تھے۔ The work was going on وہ کافی آگے جا چکا تھا۔ آپ کو بھی علم ہے اگر لاہور سے اسلام آباد آپ تشریف لائیں تو یہ قریباً قریباً اس کا bed بن چکا تھا۔ bridging ہو چکی تھی۔ اب At this juncture, if we leave it as such in the previous governments کہ منصوبوں کو چھوڑ دیا اور جیسا کہ کئی بڑے بڑے ڈیمز ہیں اور اس پہ کروڑوں روپے اربوں روپے خرچ ہو چکا ہے At this juncture they are going to abandon it. It was a national loss. یہ قومی سرمایہ جو لگنا تھا وہ لگ چکا۔ وہ ہمیں payment back بھی کرنی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ سارے کو زیاں کردیا جاتا۔ Our Government اب thought that it should be now carried out. It had gone beyond the parameters. یہ قوم اور ملک کے سرمایہ کا بے حد زیاں تھا اس لئے اب اس کو مجبوراً carry out کرنا پڑا ہے۔ یہ ایک بحث کا مسئلہ ہے میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔ یہ

honourable Senators, they are aware of the Motor Ways of the Great Britain and America and Germany. They will realise that here in Pakistan highways are required. Still ... thurst is not so much ... we require motorways but as it has been started, plenty of work has been carried out, a lot of investment has been made, we have to pay back the money from the National Exchequer, we could not drop that.

Otherwise, this country needs pure high ways which are sufficient even today if you travel from Rawalpindi to Lahore you will realise making this highway proper, there is no trouble at all with the vehicle. You can run very safely and very comfortably. Therefore it has got a special system.

آپ حیران ہوں گے کہ The ruler of whole world UK نے ۱۹۷۰ کے بعد موٹر ویز بنانے شروع کئے ۔ جبکہ اس کا سورج بھی غروب نہیں ہوتا تھا 1945 تک اور جو جرمنی کا ہے اس کا بھی مختلف ہے ۔ آپ امریکہ جائیں

395 if you look into the traffic you will be embarrased. If you look into the traffic system you will be embarrassed Sir. Here this is no traffic like that or the vehicle in Pakistan and numbers are no so that we require the motorways and all that we require highways its correction and the lanes to be corrected.

حافظ حسین احمد : جناب میرا ضمنی سوال ہے کہ ڈاکٹر صاحب بیان فرمائیں گے کہ موٹر وے پر کمیشن لیا گیا ہے وہ کتنا تھا اور اب جو صورت حال ہے اس میں کیا تبدیلی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ ڈاکٹر صاحب کیا پتہ ہوگا ۔ کیوں ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیرافگن خان نیازی: یہ تو جناب والا سرتاج عزیز صاحب بالکل صحیح بتا سکتے ہیں میں نہیں بتا سکتا ۔

I can't blame.

Mr.Deputy Chairman: Not allowed supplementry. Yes Sartaj Aziz.

جناب سرتاج عزیز: انہوں نے چونکہ یہ کہا اپنے جواب میں کہ rewise estimate جو ہے وہ ورک آوٹ ہو رہا ہے اس لئے نہیں بتا سکتے لیکن ساتھ انہوں نے یہ کہا کیونکہ انوسٹمنٹ ہو چکی تھی تو ہمیں کرنا تھا ان کی دیر لگانے کی وجہ سے پراجیکٹ کو ایک سال تو کہہ رہے ہیں لیکن کم از کم ڈیڑھ دو سال کی تاخیر ہوگی تو اس کی وجہ سے 10% per year تو کاسٹ میں اضافہ ہوا ہی ہوا ۔ اس کے علاوہ جو باقی انہوں نے ایڈجسمنٹ کی ہیں اور ان کے کلیم ابھی بن

رہے ہیں تو اوریجنل اسٹیمیٹ جو ان کے اعداد و شمار ہیں وہ 28 ا گر سے لیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ کہیں 40-38 پر جا کر ختم ہوگا تو نہ صرف یہ کہ جو benefits ہیں وہ ڈیڑھ دوسال تاخیر سے ہوں گے بلکہ اس کی کاسٹ جو ہے وہ بھی ' جو بنیادی بات میں ان سے پوچھنا چاہا رہا تھا وہ انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دی کہ نہیں جی وہ ابھی ورک آوٹ ہو رہی ہے ۔ تو میں ان کے substitution میں اندازاً" بتا رہا ہوں

They dont have to give me the exact figures, they could give an estimated figure and that will show that the cost of this highway will go up atleast 1/3rd and the delay of two years in which the benifit.

اور جو بھی ٹول وغیرہ ملنا ہے وہ اتنے ہی delay ہو جائے گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب ۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: I beg to defer sir. He has alleged us for delay. this is not the truth. , Floods in 1992 are responsible for delay of this project for one year at least. One factor, this is the major factor which has happend I can tell,

یہ دیکھیں submission ہونے کی تاریخیں میرے پاس ہیں ۔

It was assigned that July 95 will be the commissioning date of this motorway. Now it has been assigned June, 96 - one year's difference is due to 1992 floods not due to what he has prescribed.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی آغا صاحب آپ بڑی دیر سے ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا: میری گزارش ڈاکٹر صاحب سے یہ ہے کہ پہلے تو ان کو کیا خواب آیا تھا کہ چھ لائن سے چار لائن کر دیئے ہیں economy save کرنے کے لئے اور اس کے بعد انہوں نے پھر ابھی چار سے چھ لائن کر دیئے ہیں ایک تو یہ وجہ بتائیں ڈاکٹر صاحب اور دوسری یہ بتائیں کہ جب فائنل اس کی estimated cost آئے گی تو یہ یقین دہانی کرائیں کہ یہ ہاؤس میں پیش کریں گے اور بات یہ ہے کہ جب انہوں نے فائنل کاسٹ ورک آوٹ نہیں کیا ہے تو یہ

چار لائن سے چھ لائن پر کس طرح چلے گئے ہیں ؟

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، آغا صاحب وہ آپ کو جواب دیں گے آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں ڈاکٹر صاحب سن رہے ہیں آپ کی بات

Dr. Sher Afghan is well prepared on this issue.

سید محمد فضل آغا: ایک گزارش تو یہ ہے کہ چھ لائن کا موٹروے منظور ہوا چھ چار کیوں ہوا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب تک ان کے پاس final estimated cost نہیں ہے تو یہ conclusion پر کس طرح پہنچ گئے ہیں ۔ کہ ہم اس کو چھ لائن کرتے ہیں ؟ تیسری بات یہ ہے کہ جب final cost ان کے پاس آئے گا تو یہ ہاؤس میں place کریں گے کہ نہیں کریں گے ؟ اور میری ایک گزارش یہ بھی ہے جب ہمیں کہتے ہیں یا حکومتی بینچ کو کہتے ہیں کہ fresh question کریں تو ان سے بھی یہ گزارش ہے کہ یہ تقریریں نہ کریں ابھی ڈاکٹر صاحب نے دس منٹ تقریر کی اور ہم خاموش رہے ہم اگر اپنے مدعا کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں یہاں فلور پر بولنے کا مقصد یہ ہے کہ پوری قوم کو ہم آگاہ کریں کہ ہو کیا رہا ہے اور اس کے لئے تو آپ ان کو آدھ، آدھ گھنٹہ دے دیتے ہیں جواب دینے کے لئے ہم جب سوال کرتے ہیں آپ ہمیں place بھی نہیں کرنے دیتے ۔

Mr. Deputy Chairman: Actually Dr. Sahib is well prepared on his issues and he is answering, you see to these question.

سید محمد فضل آغا۔ ڈاکٹر صاحب یہ بتائیں کہ پہلے چار کیوں گئے اور پھر چھ کیوں گئے پھر اگر چھ گئے ہیں تو estimated cost کے بغیر یہ کس طرح کر رہے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جواب دے رہے ہیں آپ کو آپ سنیں جواب ان کا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا ان کا کہنا یہ ہے کہ چھ سے چار، چار سے چھ this is a correct [illegible] and I am bound to answer these اب بات یہ ہے کہ پہلے جب اس کا اندازہ لگایا گیا چونکہ

Financial division between company and government of Pakistan was 40 percent

and sixty per cent. The investment on this project by Pakistan was 60 per cent and 40 per cent by the Daewoo Company. Then it was reduced so that to save money of our Government of Pakistan. Now company has assured that they will give hundred per cent financial assistsance whatsoever it is the remaining which has been prepared thereby we have paid by ratio of 60 and 40 the Government of Pakistan 60 percent and 40 per cent the company. Now onward the project is going on for 6 lanes and everything giving everything including the interest which have been added on to it the other channels everything will be financed by Daewoo Company. That is the reason to save national money, we have agreed for six lanes. And Insha Allah I can assure the last part of the question that we will place the estimates last worked out of this bargain for the information of this august House and for the nation.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! میں نے اس ایشو پر عرض کرنا ہے کہ یہ ملک کے لئے ضروری ہے کہ نہیں۔ اور آیا یہ ہم مجبوری کر رہے ہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ This is an issue on which we should hold debate.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: In the National Assembly we have fixed a date on Motorway. Sir, the debate is going to be started, I think, on Sunday or Monday.

Mr. Deputy Chairman: That is good. Next question is of Mr Manzoor Gichki.

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! سوال نمبر ۱۲ کا یہاں پر انہوں نے جواب نہیں دیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ question میں نے جنوری کے مہینے میں کئے تھے اور یہ

repeatedly کوئی پانچواں سیشن ہے کہ جس میں ' میں ان questions کو repeat کر رہا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جوابات نہیں آتے ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی : جی ہاں ۔ جب سوال کو دوبارہ کرتا ہوں تو اس وقت جواب آنا چاہیئے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: On this I am sorry, I am sorry for that and you are absolutely correct that undue delay has been made on part of our Ministry

میں یہ لاؤں گا ۔ میں ان کے پیچھے پڑا ہوا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کو پھر آپ ڈیفر کر دیں ۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I can precure and Insha Allah I will try to place on the next rota day.

Mr. Deputy Chairman: So, question No 12 is deferred. Now No 13

جناب منظور احمد گچکی : سوال نمبر ۱۳ ۔

13. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Women Development and Youth Affairs be pleased to state the total number of persons working in the Ministry and its attached departments/corporations with province-wise and grade - wise break-up?

Minister for Women Development and Youth Affairs: 180

PROVINCE-WISE BREAK-UP

BPS	Punjab	Sind	NWFP	Balochistan	FATA	AJ&K
1	2	3	4	5	6	7
22	—	1	—	—	—	—
20	3	—	—	—	—	—
19	4	1	1	—	—	—
18	7	5	1	—	—	—
17	5	—	2	—	—	—
16	6	—	1	—	—	—
15	12	—	2	—	—	—
14	—	—	1	—	—	—
12	9	2	1	1	1	1
11	13	3	4	1	—	—
10	1	—	—	—	—	—
7	5	—	—	—	—	—
5	7	—	3	1	—	—
4	9	1	1	—	—	1
2	—	-	1	—	—	—
1	41	—	9	—	1	11
	122	13	27	3	2	13

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary.

جناب منظور احمد گچکی: جناب! مسئلہ یہ ہے کہ یہ تو جو وقت تفصیل دی گئی ہے مختلف صوبوں کے متعلق۔ اس لسٹ کو بھی آپ دیکھ لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ میں نے دیکھی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۲ یہاں appointments ہیں وہ بھی ۵، ۱۱ اور ۱۲ یہ بالکل پرانا وہیں کا وہیں ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ پرانا کو کچھ change کریں گے کہ نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ کوئٹہ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ training institute ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں وہ کوئٹہ کی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں وہی بات کر رہا ہوں کہ یہ ایک educational institution ہے جناب۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب! میں چیلنج کرتا ہوں کہ تمام ڈویژنوں میں تمام ڈیپارٹمنٹ میں اگر کوئٹہ کے بلوچستان کا کوٹہ maintain کیا ہے۔ تو جو بھی یہ جرمانہ کریں میں اس کے لئے تیار ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ پورے ۴۸ سال میں بلوچستان کے ساتھ یہی ہو

رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ اس سے پہلے میاں رضا ربانی صاحب نے کوٹہ کی بات کو discuss کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اگر مجھے سنیں تو میں-----

جناب ڈپٹی چیئرمین : ارشاد فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، آپ province wise دیکھیں تو پنجاب کے ۱۴ ہیں۔ سندھ کے ۲۵ اور صوبہ سرحد اور بلوچستان کا nil ۔ میں نے یہی سوال منسٹری کے آفیسرز سے جس کیا کہ وہاں تو نہ کوئی سمندر ہے نہ کوئی جھیل ہے اتنی بڑی کہ یہاں اتنی وسیع sea man بنے کے لئے what the problem is actually that so much number of frontier 135 کے لڑکے داخل ہوئے ہیں کہ مسئلہ اصل میں کیا ہے یہ کیا ہو گیا ہے۔ وہ کہنے لگے ہیں چونکہ یہاں فرنٹیئر سے employee of this institutions are in bigger number تو ان کے لڑکے اور بھتیجے اور ان کو access ہے ساری صورت حال پر یہ ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ this is an intstitution where the quota is not required to be observed یا اس میں مختص سیٹیں نہیں ہیں کہ فلاں صوبے کی اتنی ہوں گی فلاں کی اتنی ہوں گی اور یہ بھی گارنٹی ہی ہے کہ after that certificate, they are 100% to be observed in the Government service اب یہ بات ہے اس لحاظ سے یہاں کوٹے the question does not arise.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب فرماتے ہیں کہ اس میں کوٹے کا سوال پیدا ہوتا ہی نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں نہیں اصل مسئلہ یہ نہیں ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ CDC کی بات کر رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ appointment مختلف areas سے کی گئیں ۔ جس area میں سمندر ہے وہاں کے لوگوں کو appointments نہیں دی گئیں۔ جب appointments complete ہوگئیں تو انہوں نے ایک پالیسی بنا دی کہ CDC جس کے پاس ہے وہ اس کی اولاد

جو ہے وہ دوبارہ CDC استعمال کرتی ہے۔ جناب والا! ہوتا کیا ہے آج میں نے CDC لے لیا میں امریکہ چلا جاتا ہوں اور وہیں سے غائب ہو جاتا ہوں۔ وہ CDC پھر جمع ہوتا ہے پھر جمع ہوکے نام وہی ہے فوٹو گراف اس کے بیٹے کے لگائے جاتے ہیں یا اس کے کسی عزیز کے لگائے جاتے ہیں۔ اس وقت دو ہزار CDCs میں بالکل یہ ہوا اور جب CDC فارم مانگے گئے تو انہوں صرف دس فارم ایشو کئے باقی 1990 فارم ایشو نہیں ہوئے لیکن اس کے باوجود بھی CDC لوگوں کو دیا گیا۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بھی غلط ہے کہ کوئی سسٹم نہیں ہے کوئی سسٹم ہے۔ وہ غلط بول رہے ہیں یہ ... پاس نوٹیفکیشن ہے اس procedure and یہاں پر بلوچستان کا کوٹہ ہے اور selection of training in the Seamens Training Center merit جو ہے وہ 10% ہے۔ پنجاب 50 ہے۔ کراچی، حیدر آباد 19 ہے اور بلوچستان جو ہے وہ 3.5 ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔ یہ خود contradict کرتے ہیں اپنی اس بات کو منسٹری جو ہے اس کو پتہ ہے۔ جناب والا! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ 20 کروڑ روپیہ رشوت کے طور پر وہاں لیا گیا ہے۔ 20 کروڑ روپیہ وہاں پر آفیسرز لیتے ہیں۔ ایک ایک لاکھ روپیہ ایک CDC کا۔ میں چیلنج کرتا ہوں اس محکمے کو اور یہ جو particularly shipping کا جو section ہے جہاں پر جو Sea Master اور پتہ نہیں کیا ہوتے ہیں۔ یہ اتنی دھاندلی ہے یہ آپ کے بھی knowledge میں ہے۔ میرا بھی یہ سوال ہے کہ کوئی ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: We are ready for the enquiry. The Ministry is carrying out the enquiry or receiving information and complaints from .

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کہتے ہیں کہ ہم تیار ہیں انکوائری کرنے کے لئے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ ٹھیک ہے

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: If we have got the facts, let us verify and we are responsible person.

Mr. Deputy Chairman: Mr. Sajid Mir Sahib.

پروفیسر ساجد میر ۔ یہ 14 نمبر جو disallowed and reconsideration ہے یہ کیا سوال تھا جو disallow کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ہاں راجہ صاحب یہ بتا سکیں گے آپ یہ 14 نمبر question کیا تھا؟ disallowed on reconsideration وہی میں پوچھ رہا ہوں ان سے پوچھ رہا ہوں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, basically here we cannot discuss this. The honouable Senator is requested to go to the Chamber and consult you in the Chamber.

جناب ڈپٹی چیئرمین- ڈاکٹر صاحب تسلی ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی- فرق پڑتا ہے۔

ir, it is prohibited in the Rules of Procedure.

جناب ڈپٹی چیئرمین - نہیں نہیں one minute دیکھ لیتے ہیں جی - اچھا اس میں آپ تشریف لائیں گے دفتر میں میں عرض کر دوں گا۔ بتا دیں گے آپ کو جی۔

پروفیسر ساجد میر - سوال نمبر 15۔

15. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the steps taken by the Government to counter the negative propaganda at the international level regarding the alleged Child Labour and Bonded Labour in Pakistan?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: The negative propaganda regarding alleged child labour and bonded labour in Pakistan is being maliciously carried by the international media. The Government of Pakistan is gradually developing its strategy to counter it at various forums. Steps taken so far in this regard are at Annex-A.

Annex-A

MEASURES TO COUNTER INTERNATIONAL PROPAGANDA

AGAINSTY CHILD/BONDED LABOUR

The Goverenment has initiated following measures to counter the negative propaganda against Pskistan:-

1. Most of the letters from foreign organizations and dignitaries on the murder of Iqbal Masih, which became the main factor of propaganda were responded by the Prime Minister's Secretariat. Replies of some of them were given at the highest level

2. Ambassadors of European countries were briefed by the Special Assistant to the Prime Minister about the factual position. They were apprised of the steps taken and being taken by the Government to eliminate the menance of child/bonded labour gradually.

3. Pakistan Embassies/Missionss have been provided necessary briefs and information to refute the allegations of wide spread child labour in Pakistan atvarious forum. They have been provided with copies of the laws and rules on the subject.

4. Press conferences and briefings by the Special Assistant to the Prime Minister on Social Sector and the Minister of State for Labour, Manpower and Over seas Pakistanis were and are being organized to counter negative propaganda against Pakistan.

5. Senator Iqbal Haider was deputed by the Prime Minister to visit some of the European countries to expose at various international forums the anti-Pakistan elements involved in negative propaganda against Pakistan.

6. The cases field against Pakistan before the United States Trade Representative by the American Labour Organizations for withdrawal of GSP benefit s on the grounds of Pakistan alleged failure to observe

internationally recognized workers rights including the child labour were successfully defended and the USTR was obliged to regain Pakistan's GSP benefits with the conditions that it should take certain measurers in the areas of concern to it including child/bonded labour and uniform applicatioin of labour laws in the EPZs and SIZs.

7 The industrialised world has now diverted its attention and the International Conferderation of Free Trade Unions has now filed a petition in the European commission demanding withdrawal of Pakistan's privileges under GSP system. Measures are being taken to defend Pakistan's position.

2. In addition to above the measures taken by the Government to combat child/bonded labour issue are listed below:--

(a) Pakistan has signed a Memorandum of Understanding (MOU) with ILO, designed to eliminate child labour from the employment sector. Under this programme a national survey has been launched to determine the magnitude of the problem. The result of the survey will be available by the middle of next year. Thereafter policies/plans for elimination of child labour and rehabilitation of displaced child will be framed and implemented vigorously. Thirteen IPEC Action programmes were launched in the first phase in pursuance of the Memorandum whereas some more projects have been planned for the second phase.

(b) Government of Pakistan in view of the seriousness of the issue has decided to set up Human Rights Ministry to deal in a systematic way with cases of human rights violations and also to tackle effectively with the issue of child/bonded labour.

(c) A number of inter-provincial Labour Secretaries and inter-ministerial meetings were held with a view to launching programme for systematic implementation of laws against child/bonded labour and takeing measures for the rehabilitation, education and welfare of children in employment. In these meetings it was decided to gear up the implementation machinery.

(d) Letters have also been written to the Chief Secretaries of the Provinces to set up Child/Bonded Labour Coordination Cells in the S&GAD under their direct control to receive information/reports regarding implementation of the laws against child labour from the Provincial Labour and Manpower Department and reports about the enforcement of the Bonded Labour System (Abolition) Act, 1992 from district administration. The reports/information so received in the proposed cells will be consolidated and transmitted to the Ministry of Labour.

(e) Special Assistant to the Prime Minister on Social Sector and the Minister of State for Labour are maintaining liaison with the public on the issue of child/bonded labour and in this regard they are briefing the press regularly.

(f) The Ministry of Commerce is devising the rug-mark system. The Export Promotion Bureau has planned to send a team to India and Nepal to study the rug-mark system adopted by these countries. In the light of the report of the team, the possibility of introducing this system in the readymade garments, carpets, sports goods and surgical instruments industries of Pakistan will be looked into.

(2) The Government is conscious of the fact that displacement without

rehabilitation will serve no purpose rather it will add to the problems. The Government has therefore decided to establish 35 Rehabilitation Centres where under-age children working in various factories would be housed. Initially these centres will be established in the cities where the incidence of child labour is high."

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پندرہ جی ساجد میر صاحب۔ Any supplementary please.

Prof. Sajid Mir: Sir, the answer as given here is very vague and in a very critical bureaucratic way.

مثلاً میں جاننا چاہتا ہوں کہ نمبر 5 میں جو کہا گیا ہے کہ اقبال حیدر صاحب گئے اور مختلف انٹرنیشنل فورم تھے۔ انہوں نے child labour اور bonded labour کا مسئلہ discuss کیا۔ وہ کون سے فورم تھے بتانا چاہئیے ہاؤس کو کون سے فورم تھے کیا وہ effective فورم تھے یا ایسے ہی چکر لگا کر آ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب اکبر لاسی صاحب' آپ بتائیں گے۔۔

پروفیسر ساجد میر ۔ایک منٹ جناب' اسی طرح نمبر ۳ میں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پانچ کا جواب ان سے پہلے لے لیں ناں۔ ۔

پروفیسر ساجد میر ۔میں مثالیں دے رہا ہوں جی آپ کو۔ میرا basic سوال یہ ہے کہ یہ بڑا vague answer ہے مثلاً نمبر ۳ میں بھی اسی طرح کہا گیا کہ necessary briefs جو ہیں وہ دی گئی ہیں Embassies کو' چاہئے تھا کہ وہ brief یہاں پر بھی ہمیں بتایا جاتا کہ کیا brief دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ان کے دو سوال ہوئے ہیں جناب لاسی صاحب' ایک شق نمبر ۵ کا اور ایک شق نمبر ۳ کا' اس کے بارے میں آپ ارشاد فرمائیں گے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو child labour اور bonded labour کا International Media پر بڑا زور شور شروع ہوا ہے اور

اس میں پاکستان کو target بنایا گیا ہے کہ پاکستان میں child labour ایک بہت سنگین مسئلہ ہے جس کی وجہ سے غیرممالک میں European Countries کو specially تشویش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک کاروباری رقابت ہے اور commercial competition اس کی base ہے یہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا اس میں تیزی آ گئی حالانکہ ہم سب پاکستان کے لوگ ہیں اور Hounourable Senators, MNAs اور جو عوامی نمائندے ہیں وہ جانتے ہیں کہ child labour پاکستان میں کبھی بھی اتنا کوئی سنگین issue نہیں رہا ہے نہ پاکستان میں کسی طرف سے یہ بحث بہت زیادہ شدت اختیار کر گئی کہ پاکستان میں ایسا کوئی معاملہ ہے۔ غیرملکی میڈیا نے تو لاکھوں میں تعداد بتائی اتنی بڑی تعداد بتائی جاتی ہمارے ملک میں child labour force نہیں ہے تو اس سلسلے میں ہم جانتے ہیں کہ اس کا backgrond کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک میڈیا کی جنگ ہے۔ چونکہ ہماری طرف سے پہلے میڈیا پر اس کا زیادہ مقابلہ نہیں کیا گیا اس لیے ہم نے اپنے سفیروں کو ہم نے غیرممالک میں اپنے نمائندوں کو یہ کہا ہوا ہے' ہدایات دی ہیں کہ وہ اب میڈیا پر اس کا مقابلہ کریں۔ Prime Minister صاحب نے اس معاملہ میں بذات خود دلچسپی لی اور تمام Embassies کو ہدایات دیں کہ وہ اس کا مقابلہ کریں

Special Assistant to Prime Minister ----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال بڑا مختصر تھا' وہ یہ کہتے ہیں کہ اقبال حیدر صاحب کون سے International Forum پر گئے ہیں۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ اقبال حیدر صاحب----

Mr. Hussain Rashdi: Sir, point of information.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب راشدی صاحب on point of order

Syed Hussain Shah Rashdi: No Sir, point of information.

Mr. Deputy Chairman: Point of information, yes.

Syed Hussain Shah Rashdi: Sir , because I was part of the delegation in which we had explained the child labour position in Pakistan and

since the Honourable Senator has asked as to what forum we agitate this matter before. I would submit and inform the House that we met the European Parliament, we met the Members of the Nationaal Assembly of France, we met the International Commission of U.S., we met the Director General of UNESCO, we met the Human rights sub-committee of European Parliament, we met the Human Rights Commission in Geneva, we met the Amnesty International, we called on Senators, we called on other representatives in United States and other NGOs and there we tried to explain position because the question had been magnified to such an extent that it was causing concern to the Western countries, so it was all baseless. Certain Pakistani Journalists also played a dirty part in flaming up this matter and the European Parliament passed a resolution saying that there were twenty million bonded labour in Pakistan having totally exorbitant figures which were supplied to them by some agency and they had incorporated in their resolution and subsequently our Embassies there they got a letter from ILO saying that the figure was incorrect, the bonded labour problem is not occured so in Pakistan and then that letter also we submitted to the members of Parliament, we satisfied them. But as rightly pointed out by the honourable Minister Mr. Lasi that this is the war in media and unnecessary propaganda is being carried out against Pakistan and we tried to explain our position but this is a continuous process. The opponents of Pakistan are trying very hard to create a wrong impression about Pakistan and that is the reason why Mr. Iqbal Haider had lately gone to Geneva to explain the position and then we had also supplied information to our Embassies also.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

جناب ساجد میر صاحب آپ نے سن لیا انہوں نے سب کچھ بتا دیا ہے۔

پروفیسر ساجد میر : جناب چیئرمین میرا impression اب تک یہی تھا کہ پوائنٹ آف انفارمیشن کوئی انفارمیشن طلب کرنے کے لئے اٹھایا جاتا ہے میں راشدی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ میرا غلط impression درست کیا ہے کہ پوائنٹ انفارمیشن دینے کے لئے یعنی منسٹر کی جگہ انفارمیشن دینے کے لئے بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ٹھیک ہے۔

پروفیسر ساجد میر : جناب میرا دوسرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے۔ کہ آخر اس ایوان میں ہمیں نامکمل اور غلط جواب کیوں دیئے جاتے ہیں میں اس کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں اسی جواب سے سوال نمبر ، آج ہی کے اجلاس میں ۔ اس میں ہمارے ایک سینیٹر نے پوچھا ہوا ہے سوال نمبر، اگر آپ اس کو refer کریں تو انہوں نے پوچھا ہوا ہے کہ Whether it is also a fact that the Government has established a new Ministry of Human Rights. تو اس کا مختصر جواب منسٹر صاحب نے دے دیا کہ no یہ جواب جو ہم discuss کر رہے ہیں اس میں اگر آپ دیکھیں پیرا بی صفحہ ۱۴

The government has dicided to set up Human Rights Ministry

وہاں وہ پوچھتے ہیں کہ کیا منسٹری establish ہوگئی ہے اس کا سنگل جواب نہیں کہنا یہ چاہیئے کہ منسٹری establish نہیں ہوئی لیکن اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ایک ہی دن جواب دیا جا رہا ہے تو ہم اس بات پر احتجاج بھی کرنا چاہتے ہیں ... یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ... یہ ... جواب کیوں دیئے جاتے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is incorrect. Kindly look at the question that was asked to the Law Ministry it was very clear.

Mr. Deputy Chairman: Which question are you referring.

Mian Raza Rabbani: I am referring to question No.7, just raised. Whether it is also a fact that the Government has established a new Ministry of Human Rights. if so......... it's answer. The answer is "No". There is no Ministry of Human Rights which has been established till date

پروفیسر خورشید احمد: یہی میں کہہ رہا ہوں کہ کہنا یہ چاہیئے تھا کہ establish نہیں ہوئی لیکن اس کا فیصلہ ہو چکا ہے جواب یہ تھا۔

Mian Raza Rabbani: This is not the answer. They have asked, whether the Ministry has been established? The Ministry has not been established.

Mr. Deputy Chairman: The question hour I think is over. I think it should be the last supplementary.

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس ------

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب گچکی صاحب سے پہلے پوچھ لیں وہ پہلے کھڑے تھے۔

جناب منظور احمد خان گچکی: جناب والا! میری سپلمنٹری یہ ہے کہ چائلڈ لیبر کے بارے میں کیا یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ دنوں قالین بافی کے فیلڈ میں چائلڈ لیبر کا ایک بہت بڑا involvement تھا اور کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک جرنلسٹ کو جس کا نام ظفر یاب ہے اسی سلسلے کی کڑی کی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ جب وہ فلم بنا رہے تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب لاسی صاحب آپ نے سوال سن لیا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی: اگر یہ نیا سوال دے دیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: فریش نوٹس، پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: انہوں نے تجویز دی ہے وہ ہمارے لئے مفید ہے لیکن آپ کو پتہ ہے یہ تو ایک بین الاقوامی سازش ہے اس میں ٹارگٹ پاکستان کو بنایا جا رہا ہے۔ انڈیا نے بھی اس کے مقابلے میں ایک counter offensive کیا ہے اور اس میں خاص طور پر مغربی میڈیا کو استعمال کر رہی ہیں کیا آپ نے انٹرنیشنل میڈیا کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ پاکستان کی پوزیشن وہاں کی عوام کو اور خاص طور پر جو اہم لابی ہیں ان تک پہنچائی جا سکیں۔ اس میں تفصیل پوچھنی ہے آیا اس بارے میں کچھ کام کیا گیا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی: جناب چیئرمین ہم نے سی این این پر بھی کچھ کوشش کی ہے کہ جو بین الاقوامی میڈیا ہے اس پر اس کا مقابلہ کیا جائے اور اقبال حیدر صاحب کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ بیرونی ممالک میں اور انٹرنیشنل میڈیا پر اس جنگ کے خلاف کوئی جہاد کریں۔

16. *Dr Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Communications be pleased to state that:

(a) the criteria for admission in seamen training centre; and

(b) the number of persons admitted in the seamen training centre during the years 1994-95, indicating also the names, father's name, place of domicile and educational qualification of each trainee with province-wise break-up?

Minister for Communications: (a) The criteria for admission in Seamen Training Centre is as follows:--

1. Must be matriculate or equivalent.

2. Must not be over 28 years of age and not less that 18 years of age.

3. Medically fit.

(b) No induction was made in Seamen Training Centre in year 1994. However, in the year 1995, a total of 195 persons have been admitted in the Centre for training to-date. Particulars required are enclosed at Annexure-I.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

17. * Dr Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Communications be pleased to state the action taken by the Government against the officials who provided guarantee for issueance of C.D.C. to those persons who applied to the Seamen Training Centre this year for the G.S./G.P. courses without obtaining employment letter in accordance with the prescribed procedure?

Minister for Communications: Issuance of the CDC on successful completion of training at Seamen Training Centre without guarantee of employment was advertised and as such requirement of obtaining employment letter before training is not required. Since no violation has occurred hence no need of taking action against any official.

18. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to refer to Unstarred Question No. 5, replied on 7th December, 1994 and state wheter the VHF PCO has been installed at Jaleel Awal Store in Lakhra Coal Fields, District Dadu, if not, its reasons and the time by which it will be installed?

Minister for Communications: The Public Call Office will be commissioned on depost of the amount of Demand Note by the Agent.

19. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the number of courts established under Act. No. XV of 1975 by the Federal and Provincial Governments with the location, jurisdiction (area covered), names of judges with their dates of appointments and period of stay at the relevant station?

Prof. N. D. Khan: Requisite information pertaining to the Courts established under ACT XV of 1975 by the Federal and Provincial Governments is enclosed as Annexure "A" and "B" respectively.

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF COURTS ESTABLISHED UNDER ACT XV OF 1975 BY THE FEDERAL GOVERNMENT.

S.No.	Name of Court and Location.	Jurisdiction	Name of Judges	Date of Appointment	Period of Stay
1.	2.	3.	4.	5.	6.
1.	Special Court Suppression of Terrorist Activities, Multan.	Multan Division.	Mr.Muhammad Asif Khan.	27-02-1995	till date
2.	Special Court (Suppression of Terrorist Activities), D.G.Khan.	D.G. Khan Division.	Mr.Muhammad Arif Awan.	28-03-1995	till date
3.	Special Court (Suppression of Terrorist Activities), Faisalabad.	Faisalabad Division.	Mr.Tajamal Iqbal Kamboh.	4-4-1995	till date
4.	Special Court (Suppression of Terrorist Activities) Bahawalpur.	Bahawalpur Division.	Malik Manzoor Ahmed.	8-8-19[illegible]	till date
5.	Special Court, (Suppression of Terrorist Activities), Karachi.	Karachi.	Mr.Ghulam Ali W. Shaikh.	1-9-1994	till date
6.	Special Court (Suppression of Terrorist Activities). Rawalpindi.	Islamabad Capital territory.	Mr.Riaz Hussain Shah	23-7-95	till date

Annex-B

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF COURTS ESTABLISHED UNDER ACT XV OF 1975 BY THE PROVINCIAL GOVERNMENT.

S.No.	NAME OF THE COURT	JURISDICTION/LOCATION	NAME OF THE JUDGES	DATE OF APPOINTMENT	PERIOD OF
1	2	(3)	(4)	(5)	(5)
PUNJAB					
1.	Judge, Special Court No.1.(S.T.A.), Rawalpindi.	Rawalpindi Division at Rawalpindi.	Mr.Lutaf Ali Malik	04-08-1994	till date
2.	Judge, Special Court No.II (S.T.A.) Gujranwala.	Gujranwala Division at Gujranwala.	Ch.Zahoor Hussain	06-05-1992	till date
3.	Judge, Special Court, No.III (S.T.A.) Farid Kot House, Lhr.	Sadar Sub-Division Lahore. District Okara & Sheikhupura.	Mian Muhammad Sikandar Hayat.	20-03-1993	till date
4.	Judge, Special Court No.IV (S.T.A), 315 Upper Mall, Lhr.	District Lahore except Saddar Sub-Division & District Kasur.	Mian Muhammad Saeed Khan Watto.	23-08-1994	till date
SIND					
1.	Judge, Special Court, No.1.(S.T.A), Karachi.	Karachi, Malir West, Karachi.	Mr.Nazi Mohammad Akbar.	1.11.1994	till date.
[illegible]	Judge, Special Court, No.III.(S.T.A.), Karachi.	East & CIA, Karachi.	Mr.Rafiq Ahmed Awan.	27-10-1993	till date.

3.	Judge, Special Court, Karachi No.IV,(STA), Karachi.	South, Karachi,Distt.	Mr.Ali Akbar M.Dodani.	22-12-1994.	till date.
4.	Judge,Special Court, No.1 (STA), Hyderabad	Hyderabad District.	Mr.Abdul Majeed Bhatti	[illegible]-10-93	till date.
5.	Judge,Special Court No.II (STA),Hyderabad.	Hyderabad Thatta,Badin, Sanghar,Mirpur Khas,Thar Umerkot plus Southern Dadu.	Mr.Mohammad Azim Panhwar.	13.4.1994	till date.
6.	Judge,Special Court, Dadu.	Dadu District.	Mr.Ghulam Mohammad Durrani.	26-10-1993.	till date.
7.	Judge,Special Court, (STA),Nawabsaah Court.	Nawabshah Distt and Naushahro Feroze.	Mr.Sher Mohammad Shaikh.	26-10-1993.	till date.
8.	Judge,Special Court, (STA),Khairpur Court.	Khairpur, Sukkur, Ghotki	Mr.Ghulam Nabi Abro.	12.12.1994	till date.
9.	Judge,Special Court, (STA), Larkana Court.	Larkana	Mr.Mian Khan Malik.	16-9-1992	till date.
10.	Judge,Special Court, (STA),Shikarpur Court, Shikarpur.	Shikarpur Jacobabad,... ..	Mr. Riaz Hussain Moohal.	26.6.1994	till date.
	<u>BALUCHISTAN</u>				
1.	Judge,Special Court, Baluchistan Province, Quetta.	Baluchistan Province	Syed Ahmad Wajid Agha.	22-8-91	till date.

20. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Communications be pleased to state the number of applications pending for installation of telephones in villages Dalowali and Sindh, Sialkot and the time by which connections will be provided separately in each case.

(Reply not received.)

Mr. Deputy Chairman: Thank you. A question hour is over. Now lets proceed further. Yes, Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I want to bring to your attention that your instructions to bring the four detained Senators. Three have been brought and one has not been brought so the violation of the Chairman's Ruling continues.

Mr. Deputy Chairman: This is always being observed that the violation is there.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین، آخر گورنمنٹ کب اس معاملے میں اپنی پوزیشن کو واضح کرے گی یہ کیوں مستقل طور پر ٹالا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میاں صاحب اب تو میرا خیال ہے کہ واضح کرتے کرتے تھک گئے ہیں میاں صاحب ایک دفعہ پھر واضح کریں۔ روز روز کا ایک دستور بن گیا ہے۔

میاں رضاربانی: جناب میں پہلے بھی پوزیشن واضح کر چکا ہوں کہ اس میں پہلے بھی کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اپنی پوزیشن واضح کرے گورنمنٹ کی پوزیشن شروع دن سے واضح ہے اور ہم نے ہمیشہ یہ کہا ہے اور وقت نے اس بات کو ثابت بھی کیا ہے کہ جب فیڈرل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں ہوتا ہے تو چیئرمین یا سپیکر کی رولنگ کے مطابق ہم ان کو اسمبلی میں یا سنیٹ میں پیش کر دیتے ہیں، لیکن جب وہ حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہوتا تو جو مناسب راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے سینیٹرز یا ایم این کی طرف سے جب وہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔

they are always produced in difference to the Ruling of the Chair. Whether it be in

the Senate or in the National Assembly

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ لیفٹیننٹ جنرل سعید قادر صاحب کو اس سیشن میں لانے کے لئے انہوں نے کیا اقدام کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس سیشن میں لانے کے لئے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir the position is very clear. He is not in the custody of the Federal Government. If he moves the court like Mr. Abbas Sharif did in the National Assembly, the Government will not oppose it. He can come to the Senate.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب نے ہمیشہ، چیئرمین صاحب نے ان کے پروڈکشن وارنٹ issue کئے۔ پروڈکشن وارنٹ جو ہیں وہ ایف آئی اے کو یا جن کی custody میں وہ تھے یا فیڈرل گورنمنٹ کو جاری کئے گئے، وہ کوئی امر مانع نہیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے جب کوئی investigation کرنی ہے تو وہ درخواستیں بھی دیتے ہیں ان کو شامل تفتیش بھی کرتے ہیں ان کو ایک جگہ سے جہاں جاتے ہیں ان سے recoveries بھی کرتے ہیں سب کچھ یہ کرتے ہیں اور درخواستیں دیتے ہیں لیکن پروڈکشن آرڈر کے لئے اور آپ کا حکم ماننے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ وہ جا کر درخواست دیں جناب والا کیا امر مانع ہیں کہ وہ جا کر apply کر کے کورٹ کو لے آئیں کورٹ انکار کرے گی۔ اور اگر کورٹ لکھے کہ نہیں ہم فیڈرل گورنمنٹ کی درخواست نامنظور کرتے ہیں اگر وہ درخواست دیں تب نتیجے ہیں تو پھر ایک plausible excuse ہو سکتا ہے۔ کیا حکومت نے کوئی درخواست دی کہ ہم آپ کے حکم کی تعمیل میں ان کو سینٹ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میاں صاحب پھر وہی سوال ہے۔ کہ حکومت نے کچھ کیا

ہے پروڈکشن آرڈر بھیج دیا گیا متعلقہ ---- ۔

میاں رضا ربانی: جناب آپ درست فرما رہے ہیں۔

Production Order has been sent.

Mr. D[illegible] Chairman: So, what [illegible] responsibility of the Government as he is saying:

آپ کیوں نہیں اس پر عملدرآمد کرتے ہیں۔

میاں رضا ربانی: جناب ہم تو بالکل عملدرآمد کرتے ہیں۔

We are always ready, if the honourable Member makes an application to court I have stated on a number of occasions, we will nc a number of occasions and the Government has proved it on a number of occasions.

Mr. Deputy Chairman: Order issued by the Chairman or for that from the Speaker, so. I think it is not the liabilities binding on the Government that they should move.

Mian Raza Rabbani: Sir, they are not in our custody, so how can we move.

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین انہوں نے عملدرآمد کیا ہے ان کو لکھا ہے کہ ان کو چھوڑنا نہیں ہے۔ یہ انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا ۱۰ ستمبر کو ہیلتھ اور سوشل ویلفیئر کی میٹنگ تھی اس کے لئے ہم نے محترمہ نسرین جلیل صاحبہ کے لئے پروڈکشن آرڈر بھی بھیجا تھا لیکن ان کو نہیں لایا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آج تو بیٹھی ہوئی ہیں تشریف فرما ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: آج تو بیٹھی ہوئی ہیں لیکن میٹنگ میں کیوں اس کو محروم رکھا

جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شاید ان کو اطلاع بروقت نہیں پہنچی ہوگی۔ کیوں میاں صاحب۔ نہیں پہنچا ہوگا۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب چیئرمین میری ایشورنس کمیٹی کی میٹنگ تھی اور اس کمیٹی کے چیئرمین نے پروڈکشن آرڈر جاری کئے تھے چیئرمین صاحب یہاں تشریف فرما ہیں۔ میں اسلام آباد میں تھا اسلام آباد سے مجھے کوئٹہ لے جانا تھا گورنمنٹ مجھے یہاں سے کوئٹہ اس کمیٹی کی میٹنگ میں نہیں لے گئی حالانکہ میری custody فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھی۔ میری custody کسی کورٹ کے پاس نہیں تھی۔ کسی provincial government کے پاس نہیں تھی لیکن اس کے باوجود مجھے یہاں سے کوئٹہ نہیں لے جایا گیا میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کہنا کہ جناب کورٹ سے اجازت لیں گے تو وہ اس وقت سوال پیدا ہو گا جب میں کورٹ کے دائرہ اختیار میں ہوں۔ میں تو اسلام آباد میں تھا اور جو رول ہے اس پر بار بار بحث ہو چکی ہے بار بار پوزیشن واضح کی جا چکی ہے۔ اگر حکومت کی مرضی نہیں ہے کہ چیئرمین صاحب کی رولنگ کو ماننے کی' اس کو honour کرنے کا تو کوئی یہ طریقہ نہیں ہے کہ جس پر ہم ان کو اعتماد میں لے سکیں لیکن اگر اس ہاؤس کی کوئی supremacy ہے' اس ہاؤس کا کوئی وقار ہے اور یہ ہاؤس دستور کے مطابق کوئی معنی رکھتا ہے۔ یہ ہاؤس ایوان بالا ہے یا ایوان بالائے طاق ہے۔ حکومت اس ہاؤس کو ایوان بالائے طاق سمجھتی ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں تو اسلام آباد میں تھا۔ میرے نہ لے جانے کی وجہ کیا تھی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ اس وقت بالائے طاق نہیں تھے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بالائے طاق نہیں تھا تو جناب چیئرمین صاحب! عرض یہ ہے کہ اس پر بار بار بحث ہو چکی ہے' بار بار اس بات کو واضح کیا جا چکا ہے اور بڑی تفصیل کے ساتھ چیئرمین صاحب کی رولنگ آ چکی ہے اور اس رولنگ کے بعد تو کوئی جواز نہیں ہے۔ مزید دلائل دینے کا' مزید معروضات پیش کرنے کا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو پوزیشن واضح کرنی چاہیئے۔ اس ہاؤس کو وہاں تک نہ جائیں کہ جہاں اس کی کوئی قیمت' کوئی قدر' کوئی value' کوئی dignity نہ رہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا بہت شکریہ جی۔ Let us proceed further جی

جناب آغا صاحب۔ شیخ صاحب نے جس طرح فرمایا۔

سید مسعود کوثر۔ ہمیں بھی فرمانے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ بھی ضرور فرمائیں گے جی۔ آپ کو بالکل فرمانے کا موقع دیا جائے گا۔ آپ کا ہاؤس ہے۔ آپ کا فلور ہے۔ وہ بات کر لیں۔ پھر آپ فرمانا۔

سید محمد فضل آغا۔ ہمیں تو بڑی خوشی ہے کہ اگر دو سال کے بعد یہ خاموشی ٹوٹتی ہے کہ وہاں سے بھی قومی مفادات میں کوئی باتیں آنی شروع ہوں تو ہم ضرور ان کو سنیں گے لیکن گزارش یہ ہے کہ جس طرح آفتاب شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئٹہ میں تین، چار اور پانچ کو ہم نے Government Assurances Committee کی میٹنگ رکھی اور آپ کو معلوم ہے کہ اس کمیٹی کی اہمیت اپنی جگہ بہت زیادہ ہے اس لئے کہ اس فلور پر جتنی بھی یقین دہانیاں کراتے ہیں گو کہ آج تک ایک بھی پوری نہیں ہوئی ہے لیکن اس کو follow up کے لئے کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں باقاعدہ چاروں صوبوں کے حضرات کی representation ہے اور اس کمیٹی کا بامقصد بنانا تب ہی ممکن ہے کہ وہاں نمائندگی پوری ہو اور آفتاب شیخ صاحب کے لئے خود ہم نے request کی as per rules۔ جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ چیئرمین یا کسی کمیٹی کا چیئرمین standing committee یا functional committee کا کو دے تو پھر ان کے production order پر عمل کرنا چاہئے اور آفتاب احمد شیخ صاحب کے ضمن میں یہ عرض ہے کہ وہ already ان کی custody میں تھے، وہ کورٹ کی custody میں نہیں تھے تو یہاں پر رضا ربانی صاحب کا یہ فرمانا کیوں کہ ہم بے بس ہیں، وہ کورٹ کی custody میں ہے اور ان کو کورٹ میں apply کرنا ہوتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ آفتاب احمد شیخ صاحب حکومت کی custody میں تھے، اسلام آباد میں تھے۔ ہم نے ان سے request بھی کی تھی اور repeated request کی تھی کہ ان کو وہاں پہنچایا جائے اور حکومت کی custody میں رہے لیکن یہ آفتاب احمد شیخ صاحب کو کوئٹہ بھی نہ لا سکے لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے۔ جب ان کی custody میں ہو تب بھی ان کا بیان یہی ہے اور کورٹ کی custody میں ہو تب بھی ان کا بیان یہی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ خدا را اس ہاؤس کو آئین کے

مطابق Rules of Business of the Government کے مطابق چلایا جائے ۔ اپنی من مانی کے مطابق نہ چلایا جائے اور وہ روش کہ majority کی اکثریت ہو ہے وہ Constitution سے بھی سپریم ہے ' Rules of Business سے بھی اس کو ترک کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کی بقاء اور اس کو مزید مضبوط کرنے کے لئے بہتر ہو گا ۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جناب میاں رضا ربانی صاحب

میاں رضا ربانی ۔ شکریہ جی ۔ میں اس طویل legalistic بحث میں نہیں جاؤں گا کہ جناب آفتاب احمد شیخ صاحب یہاں پر ہیں تو ان کی actual custody کون deal کرتا ہے لیکن میں یہاں پر اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ بار بار حکومت کے رویے نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جو بات ہم نے پہلے دن سے لے کر آج تک کی ہے کہ ہم چیئرمین کی اور سپیکر نیشنل اسمبلی کی رولنگ کا احترام کرتے ہیں اور جہاں پر کچھ دشواریاں یا ٹیکنیکل مشکلات حکومت کے راستے میں نہ ہوں ۔ وہاں پر ہم اس کو پوری طرح implement کرتے ہیں ۔ یہ بات جب یہاں کے معزز ممبر چوہدری شجاعت حسین صاحب ضمانت پر تھے ۔ وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ جب عباس شریف صاحب نے similarly application نیشنل اسمبلی کے اندر move کی ' وہ بھی آپ کے سامنے ہیں ۔

We have, at all times maintained the constant position and when we respect the ruling of the Chair, we want that the House, particularly the Upper House, the Senate should function according to the Rules of Procedure and Business and it is our endeavour to ensure that the supremacy of Law and the supremacy of the Constitution to which we are committed and for which we have struggled is maintained and is carried forward.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: The statement is very ----- and I must say has contraditions in itself that on the one hand they continue to violate the ruling of the

Chairman and the Speaker and then they say we respect. The ruling of the Chair is very clear that it is the responsiblity of the Federal Government to require the Provincial Government concerned or whichever authority has the custody to produce them here. That was the very purpose of that ruling. And that they do obey and say somebody should apply and we will not stand in their way etc. etc. So the fact that the same violation is repeated session after session does not justify it, does not sanctify it. This particular behaviour of the Government on this issue will remain a black and big dot on their democratic face which they continue to present to the nation and therefore, I think the House should not be mislead by such rhetoric that we respect and we are doing everything and these are only technicalities and infact, I would even add that the purpose for which they are doing all this, when the days of reckoning come, this violation of the ruling is not going to save them......

Mr. Deputy Chairman: It is true. I agree with you ......

Mian Raza Rabbani: It is indeed... if there is---- on one side, there is a---- on the other side. That people who have been brought into politics on the bareness of guns today should be talking about domocratic polity. That is in intself an irony.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: I did not interrupt Sartaj Aziz he should not interrupt me. I did not interrupt him, I heard him and if he is a democrat. This again is a contradiction in itself because if he is a democrat, he should have the courage to listen to the other side rather than to react in such a violent manner......

جناب ڈپٹی چیئرمین - Thank you very much میاں صاحب - جی جناب اشتیاق

اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر - جناب چیئرمین یہ جو کچھ باتیں ہوئی ہیں ، ہم ان کے خلاف walk out کرنا چاہتے ہیں ، کیونکہ آپ کی رولنگ کی کوئی respect نہیں مل رہی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ walk out کرتے ہیں ؛ ٹھیک ہے جی۔

(اس موقع پر اپوزیشن walk out کر گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میاں صاحب میں گزارش کروں گا کہ ------

میاں رضا ربانی - نہیں نہیں میں نے کوئی factually غلط بات تو نہیں کی ہے ۔ This is a historical fact. یا کہہ دیں historical fact نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں ، ایسے کریں جیسا کہ ہماری روایت رہی ہے ، آج ڈاکٹر شیر افگن صاحب بھی بڑے پیار کے موڈ میں ہیں ، ڈاکٹر صاحب میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ بھی تشریف لے جائیں اور ڈاکٹر عباسی صاحب آپ سے گزارش ہے ، التماس ہے ۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب میری گزارش یہ --- یہ تو خیر ... قرآن میں لکھا ہے ، ان کو منانا ، مگر کچھ ان کو بھی بتائیں کہ اتنا زود رنج نہیں ہونا چاہیئے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے جا کر ان کو بتائیں ۔ تشریف لے جائیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ آپ مشتعل خود کرتے ہیں ، دھیمی آواز میں جواب دیتے ہیں تو مزاج پر گراں گزرتا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ بھی بڑی میٹھی شخصیت ہیں ، خوشبودار شخصیت ہیں ، آپ بھی جائیے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب میں بھی جا کر متضاد سوال کرتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - نہیں کوئی بات نہیں ، ہمارے ساتھی ہیں ، ایسی بات تو نہیں ہے ۔ میاں صاحب بھی بہت ٹھنڈے مزاج کے آدمی ہیں ، ایسی بات نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں تو حیران ہوں ایسے شریف آدمی سے ناراض ہو کر باہر جانا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ ایک تو تشریف لے آئے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He has only said a--- He has not said anything else---.

(اذان مغرب)

Mr. Deputy Chairman: The House is adjourned for prayer for 15 minutes.

(The House was adjdourned for Maghrib prayers)

(The House was reassembled after Maghrib Prayers with Mir Abdul Jabbar, Deputy Chairman in the Chair)

Mian Raza Rabbani: I am ready for expunction of my remarks but then what Mr. Sartaj Aziz said should also be expunged. Both of us should be expunged.

Mr. Deputy Chairman: Yes both of them should be expunged.

ملک محمد قاسم۔ جناب وہ کہتے ہیں آدھے گھنٹے میں ہم ختم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے

LEAVE OF ABSENCE

As the House decides I have all regards for the House. Let me first read the leave applications.

سید اقبال حیدر صاحب کی والدہ صاحبہ انتقال کر گئی ہیں اس لئے انہوں نے آج مورخہ 21 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قاضی حسین احمد لاہور میں ایک کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں اس لئے انہوں نے آج مورخہ 21 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مخدوم شاہ محمود قریشی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کام سے لاہور جا رہے ہیں اس لئے آج مورخہ 21 ستمبر کے اجلاس میں وہ شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

Now next item is adjournment motions.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ رائس والی لے لیں تو بہتر ہے جی۔

Mr. Deputy Chairman: It is upto the House, I have got no objection. Does the House decide so?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ڈاکٹر ریحان صاحب آپ شفقت کریں یہ رائس والی we are ready for that پہلے لے لیں

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب انور بھنڈر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ یہ ایک لے لیتے ہیں موشن اری رائس والی آپ کا کیا خیال ہے

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ٹھیک ہے فضل آغا صاحب والی لے لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی آغا صاحب تحریک التوا نمبر 7

i)Adjourment Motion,Re:Failure in export of Irri rice

سید محمد فضل آغا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تحریک التوا۔

I beg leave to move that the normal proceedings of the House be adjourned to discuss the following matter of public importance, recent

occurrence and of urgent nature.

The daily "The News", Rawalpindi has reported on 11.7.95 that Pakistan had missed an opportunity to export *Irri* rice to Bangladesh mainly due to high prices delay in delivery of the previous consignment and wrong destination of the ship to deliver the rice.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب اخبار والی بات جو تھی وہ غلط تھی ۔ میں تمام
قواعد سے آیا ہوں ۔ جناب چیئرمین اصل میں بات یہ ہے کہ بنگلا دیش کے ہائی کمشنر جو اسلام آباد
میں ہیں انہوں نے جنوری 1995 میں حکومت پاکستان کو یہ کہا کہ فلڈز وغیرہ کی وجوہات کی بنا
پر بنگلا دیش کے پاس چاول کم ہے جو ان کی بنیادی غذا ہے ۔ اس کے لئے انہوں نے درخواست
کی کہ انہیں 25 سے 50 ہزار میٹرک ٹن جو چاول ہے بنگلا دیش کو دے دیئے جائیں۔ Rice
Export Corporation of Pakistan اس سال کسی قسم کا IRRI کا چاول خریدا نہیں ہے ۔ پھر
اس طریقہ کار سے Trading Corporation of Pakistan جو ہماری direct ہے اس ضرورت کو
پورا کرنے کے لئے انہوں 33600 میٹرک ٹن جس شرح سے یہاں سے خریدا اسی شرح سے بنگلا
دیش کو ہم نے خیر سگالی کے طور پر اچھے تعلقات کی وجہ سے دے دیا ۔ اس وقت 265 per
metric ton C&F Chittagong for shipment in April, 1995 یہ تین shipments ہیں میں
ان کو بتا دیتا ہوں ۔ اس میں یہ ہوا کہ three consignments کی گئیں جس میں سے ایک
April, 1995 میں 10800 metric ton, MV Sargodha Vessel کے ذریعے وہاں بھیجا گیا۔
دوسرا April, 1995 میں 11400 metric ton MV Markany یہ کوئی Italian Ship تھا اس کے
ذریعے بھیجا گیا ۔ تیسری consignment تھی May, 1995 کو 11400 metric ton یہ ایم وی
منترہ کے ذریعے بھیجا گیا اور ان کی جو قیمت تھی وہ US dollar 264 dollars per metric ton
ور BCP has exported 33600 metric tons, IRRI-6 Bangladesh جس قیمت پر انہوں نے
دی اسی قیمت پہ انہوں نے اسے خیر سگالی کے طور پر as such دے دی اور وہ وہاں پہنچ گئی
اب پھر ایک negotiation ہوا ہے ہائی کمشنر نے کہا ہے جو اسلام آباد میں ہے ۔ ایک

میٹنگ ہو چکی ہے جس میں سیکرٹری کامرس وغیرہ بھی تھی اور اس میں ایک لاکھ میٹرک ٹن چاول
گورنمنٹ خود Government to Government basis اب یہ صورتحال چل رہی ہے جو ابھی
execute نہیں ہوئی ہے ۔ اب ہماری Rice Export Corporation (RECP) خرید کرے گی اور
ان کو ہم پھر بھیجیں گے یہ mid December 1995 سے لے کر February , 1996 تک کیونکہ
ابھی crop آئی ہے اس لئے وہ ہم نے انہیں سپلائی کرنی ہے ۔ یہ ساری صورتحال ہے ۔ نیوز میں
کوئی سچائی نہیں ہے کہ جہاز کہیں سے کہیں پہنچ گئے ۔ یہ غلط ہے ۔

سید محمد فضل آغا۔ جو دو consignments کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے فرمایا وہ
درست ہے ۔ لیکن تیسری consignment جو 264 dollars per metric ton تھی ۔ اخبار نے
تو یہ رپورٹ کیا ہے کہ بجائے چٹاگانگ کے وہ کہیں دوسری جگہ پر shipment چلی گئی اور
consignment وہ غلط جگہ پر لے رہے ہیں ۔ جس کی وجہ سے منگلا اسٹیشن کوئی وہاں پر جگہ ہے
بنگلا دیش میں بجائے چٹاگانگ کے وہ منگلا جہاز پہنچ گیا اور ان کا original destination
چٹاگانگ تھا تو منگلا میں تو ایک unloading کی گنجائش نہیں ہے، دوسری بات یہ ہے کہ وہاں
سے ان کی اپنی rice production اتنی ہو گئی ہے کہ godowns میں جگہ نہیں ہے اور وہ
shipment ابھی تک loaded پڑی ہوئی ہے اور اس کی unloading نہیں ہوئی ہے جس کی
وجہ سے وہ سارا معاملہ گھاٹے میں پڑا ہوا ہے اور اس کے علاوہ ہم لوگوں نے جو rates ہیں وہ
295 dollars per ton quote کئے ہیں جب کہ اس کے برعکس مزید جو ان کو چاول چاہیئے تھا وہ
opportunity پاکستان نے miss کی اس لئے کہ انڈیا نے وہی چاول 253 سے لے کر 257
dollars per metric ton produce کیا ہے ۔ تو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ معاملہ ڈاکٹر
صاحب جیسے انہوں نے فرمایا کہ پریس کی انفارمیشن صحیح نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو جو
رپورٹ دی گئی بذریعہ پی ٹی سی وہ بھی بات صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ بہت facts and
figures انہوں نے چھپا کے رکھے ہوئے ہیں۔ بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ یا تو اس پر اس ہاؤس میں
detailed discussion ہو یا پھر جو کامرس کی کمیٹی جو ہے یہ موشن ان کے حوالے کیا جائے۔
تاکہ تفصیلی بات ہو ساری بات سامنے آجائے میں نہیں سمجھتا کہ اس سائیڈ سے کوئی بھی یہ نہیں
چاہتا ہوگا کہ ہماری قوم کا اس طرح ضیاع ہو اور نقصان ہو لیکن concerned authority جو ہے ان
کے disciplined نہ ہونے کی وجہ سے ملک کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے اور معاشی طور پر

بھی ہم لوگوں کو نقصان پہنچ رہا اور پھر یہ محترمہ بے نظیر صاحبہ اور پرائم منسٹر آف پاکستان اور پرائم منسٹر آف بنگلہ دیش کے درمیان بات ہوئی تھی اور وہ ایک معاہدے کو بھی ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ پہلے بھی ہمارے تعلقات ہمارے ان سے اتنے زیادہ اچھے نہیں ہیں اور آہستہ آہستہ اسی طرح کر کے ہم تعلقات بہتر بنا سکتے ہیں۔ ایک برادر ملک کو ہم اپنے نزدیک لا سکتے ہیں لیکن اگر فیلڈ سٹاف اور رائس کارپوریشن والوں کا یہی رویہ رہتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خطرناک بات ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ یا تو اس ہاؤس میں بحث ہو یا کامرس کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں scrutiny ہو کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔ میری گزارش تو یہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آغا صاحب کا ارشاد یہ ہے پہلی بات تو انہوں نے یہ ارشاد فرمائی آغا صاحب نے کہ وہ اب تک شپ ان لوڈ نہیں ہوا اور جس بندرگاہ پر جانا تھا اس بندرگاہ پر نہیں ہے دوسری بندرگاہ پر ہے۔ ایک تو یہ clarification مانگتے ہیں۔ دوسرا ہماری اس تباہی سے بقول آپ کے انڈیا نے فائدہ اٹھا لیا اور انہوں نے اپنا چاول دے دیا اور ہمیں پیچھے چھوڑ دیا۔ اب یہ دو باتیں ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اب جناب اس میں پہلی بات سمجھنے کی ہے کہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان is involved ۲۲۶۰۰ میٹرک ٹن چاول یہ ایری ۶ اس کی خرید وفروخت اور ٹرانسپورٹیشن جو ہوتی ہے وہ basically اس میں آر ای سی پی fall ہی نہیں کرتی اب صورتحال یہ ہے کہ ہم نے جس ریٹ پر خریدا اسی ریٹ پر ہم نے ان کو دے دیا۔ جو میں نے بتایا انہوں نے بھی وہی figure quote کی ہے اب اس کا دوسرا اصل میں جو main issue ہے ایک تو وہاں کی irregularity ہے دوسرا سب سے بڑا مسئلہ جو انہوں نے نشاندہی کی ہے کہ اس طریقہ کار سے پرائم منسٹر آف پاکستان اور پرائم منسٹر آف بنگلہ دیش کے درمیان جو ایک سمجھوتہ ہے یا انڈرسٹینڈنگ اس کو زک پہنچنے کا احتمال ہے کہ Now they have shifted to the market of India اصل میں بات یہ نہیں ہے میرے پاس اس کے کوائف ہیں کہ negotiation are going on it will be carried out one lac metric ton اب اس میں آر ای سی پی ملوث ہے اور پی این ایس جوائنٹ سیکرٹری منسٹری آف کمیونیکشن اینڈ ڈاریکٹوریٹ منسٹری آف فارن آفیئر

اس پر مشتمل ایک کمیٹی بنی ہے جس نے ہائی کمشنر آف بنگلہ دیش کے ساتھ negotiation کی ہے اور یقینی طور پر وہ مارکیٹ ہمارے ہاتھ سے نہیں گئی ایک لاکھ میٹرک ٹن بھیجی گئی ہے انشاء اللہ پاکستان بنگلہ دیش کو آر ای سی کے ذریعے سپلائی کرے گا اور یہ صورت حال loose نہیں ہوگی وہی رہے گی۔ اگر مزید برآں یہ چاہتے ہیں کس طریقہ کار سے کہ اسی issue کو probe in کیا جائے تو اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایڈجرنمنٹ موشن کی صورت میں neither it can be referred, it can be discussed لیکن suo moto اگر مہربانی کرے سٹینڈنگ کمیٹی کا ہوگا یا پھر فوڈ اینڈ ایگریکلچر ل کا تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے طور پر

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ تو ان کے چیئرمین کو آغا صاحب لکھ کر بھیج دیں I will ask my Ministry to provide all informations

جناب ڈپٹی چیئرمین، ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب آغا صاحب پریس نہیں کرتے۔ ان کو لکھ کر بھیجیں کامرس والوں کو انشاء اللہ وہ اس کو اٹھا لیں گے۔

صوبیدار خان مندوخیل، میں منسٹر صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس پر assess نہیں کیا ہم اس کو وقتاً فوقتاً اس میں لے آتے ہیں یہ adjournment motion جو آغا صاحب نے دیا ہے اس کو بے شک ہم take up کریں گے اور کمیٹی میں اس کو لے جا کر اس کو discuss کریں گے پھر انشاء اللہ رپورٹ دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ تحریک التوا نمبر 9 اور 13، میرا خیال یہ دونوں آپ کی ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں یہ پیش کرنا چاہ رہا ہوں کہ ایک اخباری اطلاع کے مطابق واپڈا نے گھریلو صارفین پر بجلی کے ایک سے پچاس یونٹ استعمال کرنے پر دس فیصد اور اس سے زیادہ پر 21.5 فیصد اضافہ کر دیا ہے --

جناب ڈپٹی چیئرمین - یہ تو آپ 16، 6 اور 20 پڑھ رہے ہیں -

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ زیادہ اہم ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ اس پر آغا صاحب کی بھی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں گزارش کروں کہ ایک تحریک التوا بجلی کے بارے میں میرے پاس ہے لیکن

I could not study it due to certain constraints. I was busy in Special Committee's meeting after our sitting was over.

یہ تمام کوائف میرے پاس ہیں لیکن I have not read them properly ۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو اسے اتوار کے دن پر رکھ لیں ۔ میرا خیال ہے کہ اس دن جناب مصطفےٰ کھر صاحب تشریف لے آئیں گے تاہم اگر انہوں نے اس کو handle نہ کیا تو میں اسے handle کروں گا ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ٹھیک ہے اسے اتوار کو لے لیں گے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ اسے read out کر دیں لیکن بحث جو ہے وہ اتوار تک کے لئے defer کر دیں ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ انفارمیشن والی بھی ہے کیا اسے بھی پڑھ لیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ پڑھ لیں لیکن اتوار کو جواب دیا جائے گا ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں پڑھ دیتا ہوں تا کہ ریکارڈ پر آ جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ آپ یہ پڑھ دیں ۔

ii) Re:Increase in the charges of electricity

پروفیسر خورشید احمد۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق واپڈا نے گھریلو صارفین پر بجلی کے ایک سے پچاس یونٹ استعمال کرنے پر 10 فیصد اور اس سے زیادہ پر 21.5 فیصد اضافہ کر دیا ہے ۔ اس طرح کمرشل و زرعی سپلائی پر بھی غیر معمولی اضافہ کیا ہے جو فوری طور پر نافذالعمل ہو گا ۔ جس سے مہنگائی اور افراط زر بڑھے گا اور پھر عام لوگوں کی مشکلات میں ان کی سکت سے زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس اہم اور فوری مسئلے کو سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر زیر بحث لایا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ فضل آغا صاحب ! آپ بھی پڑھ لیں ۔

Syed Muhammad Fazal Agha: Adjournment Motion

I beg leave to move that the normal proceedings of the House be adjourne to cuss the following atter of the public importance, recent occurrence and urgent nature,namely,

All the national daily news papers have reported on 9th July, 1995 that WAPDA had increased the rates of the electricity due to which the domestic consumer would badly be affected. The matter may be discussed.

Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین - حافظ صاحب! آپ بھی پڑھ دیجئے۔

حافظ حسین احمد - بسم اللہ الرحمن الرحیم - میں تحریک پیش کرتاہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

روزنامہ پاکستان کے مطابق بجلی کی قیمت میں اضافہ لئے روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں کئی فیصد اضافہ ہوا ہے بلکہ ان میں مزید اضافہ کا خدشہ ہے۔ حساس پرائس انڈکس کے مطابق ٹماٹروں، پیاز، آلو، گرما، چاول، چینی، چائے، لہسن، مونگ اورمسور کی دالوں کی قیمتوں میں اضافہ کا تسلسل جاری ہے۔ اس کے علاوہ ، آٹا، دالیں، گوشت، گھی، دودھ، کھانے کا تیل سرخ مرچیں الغرض اشیائے خورد و نوش کے نرخوں کو پر لگ گئے ہیں۔

یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ نے پڑھ لیا ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب اس کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی- جناب والا! میں انہیں نہ oppose کرتا ہوں اور نہ کچھ اور کہتا ہوں کیونکہ it is a very important thing. اس کا فیصلہ اتوار کے روز کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین- ٹھیک ہے۔ اب فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کو اتوار کو لے لیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب اس میں ایک فائدہ یہ ہوگا کہ چونکہ یہ اہم مسئلہ ہے اس دن یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا اس پر بحث کرنا ہے یا نہیں ہے۔ بہرحال اتوار کے دن ہم تیاری کرکے آئیں گے۔ so that it should be taken up

حافظ حسین احمد۔ جناب گزارش یہ ہے کہ آپ اسے admit کر لیں کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس پر بحث کریں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ انہوں نے oppose نہیں کیا ہے جس کے لئے ہم ڈاکٹر صاحب کے ممنون ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے ممنون ہوں کہ وہ عوامی مسائل کے بارے میں کوئی سخت رویہ نہیں رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے کہا ہے وہ ریکارڈ پر آچکا ہے اور انہوں نے اسے oppose بھی نہیں کیا ہے۔ تو یہ already admit ہو گئی ہے۔ اب تو وہ جب بھی چاہیں گے دو گھنٹے کے لئے اس پر بحث ہو گی۔

سید محمد فضل آغا۔ یہ تو ہمارے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا تعاون ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انہوں نے بات کی ہے کہ وہ حکومت کو اس بارے میں بتائیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ہم اتوار کو نہیں بلکہ اس سے کسی اگلے دن رکھتے ہیں لیکن اسے آپ admit کریں۔

حافظ حسین احمد۔ آپ اتوار کو رکھیں یا پیر کو رکھیں۔۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یعنی یہ admit ہو گئی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ ماشاء اللہ یہ admit ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ڈاکٹر صاحب کے تعاون سے ہماری یہ تحریک admit ہوئی ہے۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ اتوار کو رکھیں یا کسی اور دن رکھیں --

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میری ایک humble submission ہے admit it on the same day اس پر جو discussion ہوگی، اس کے لئے ہم سب تیار اس کے لئے ہم سب تیار ہیں۔ let the Minister should come ہمیں بھی احساس ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پروفیسر صاحب، آپ تشریف رکھیں، ان کو سن لیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ٹھیک فرماتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو اب اتوار کو کس وقت چاہیں گے کہ اس پر بات ہو۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اتوار کو چونکہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میاں صاحب نے دس بجے فرمایا ہے۔

Mian Raza Rabani: The National Assembly is in Session. That is why in the morning but they say in the evening.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جو ہاؤس کا sense ہو میں حاضر ہوں۔ فرماتے ہیں کہ شام کو چار بجے نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہے۔ تو صبح کے ٹائم میرے خیال میں بہتر رہے گا کیوں بھنڈر صاحب

جناب محمد انور بھنڈر۔ normally ہم ممبران شام کو اپنے گھروں سے آتے ہیں۔

Mr Deputy Chairman: The complication is this that the National Assembly is also meeting the same day on Sunday at 4.00 O clock. It will be betterif we should meet early in the morning at 10.00 O clock, if you agree.

جناب مسز ناج عزیز۔ پوائنٹ آف آرڈر، میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آج قاعدہ ۱۹۴ کے اندر ایک موشن دیا ہے کہ پنجاب میں صدر کے فرمان ۲۳۴ کے تحت جو صورت حال ہے۔ اس کو اتوار کے روز ڈسکس کیا جائے۔ اور رولز ۲۶ و stay کرتے

discusse کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ تو جب آئے گا۔ تو پھر کر لیں گے۔

جناب سرتاج عزیز۔ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ موشن آپ مہربانی کرکے Sunday کو take up کر یں اور منسٹر صاحب کے نوٹس میں لے آئیں ۔ یہ موشن اس دن ہم نے لانا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ دیکھ لیں گے

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہم تیار ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آسان ہو جائے گا۔ اسے آپ ایڈمٹ کر لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کس کو جناب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ مہنگائی والی کو ۔ اس کو ایڈمٹ کر لیں۔ formally اس کو ایڈمٹ کر لیں اور دو گھنٹے کا جو ڈسکشن ہے وہ Monday or Tuesday کو رکھ لیں۔ اور اتوار کو پھر---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ تشریف رکھیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ نے زبان سے کہہ دیا--

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ہو گیا جی۔ میں بولتا ہوں ۔ اس کو ایڈمٹ کر لیا جاتا ہے اور اس پر دو گھنٹے کی ڈسکشن اتوار کے روز رکھ دی جاتی ہے۔

The House is adjourned to meet again on Sunday at 10-00 Oclock. Thank you very much.

[The House then adjourned to meet again at 10 O clock in the morning on Sunday, September 24, 1995.]

PCPPI—4884 (97) Senate—24-12-97—180.